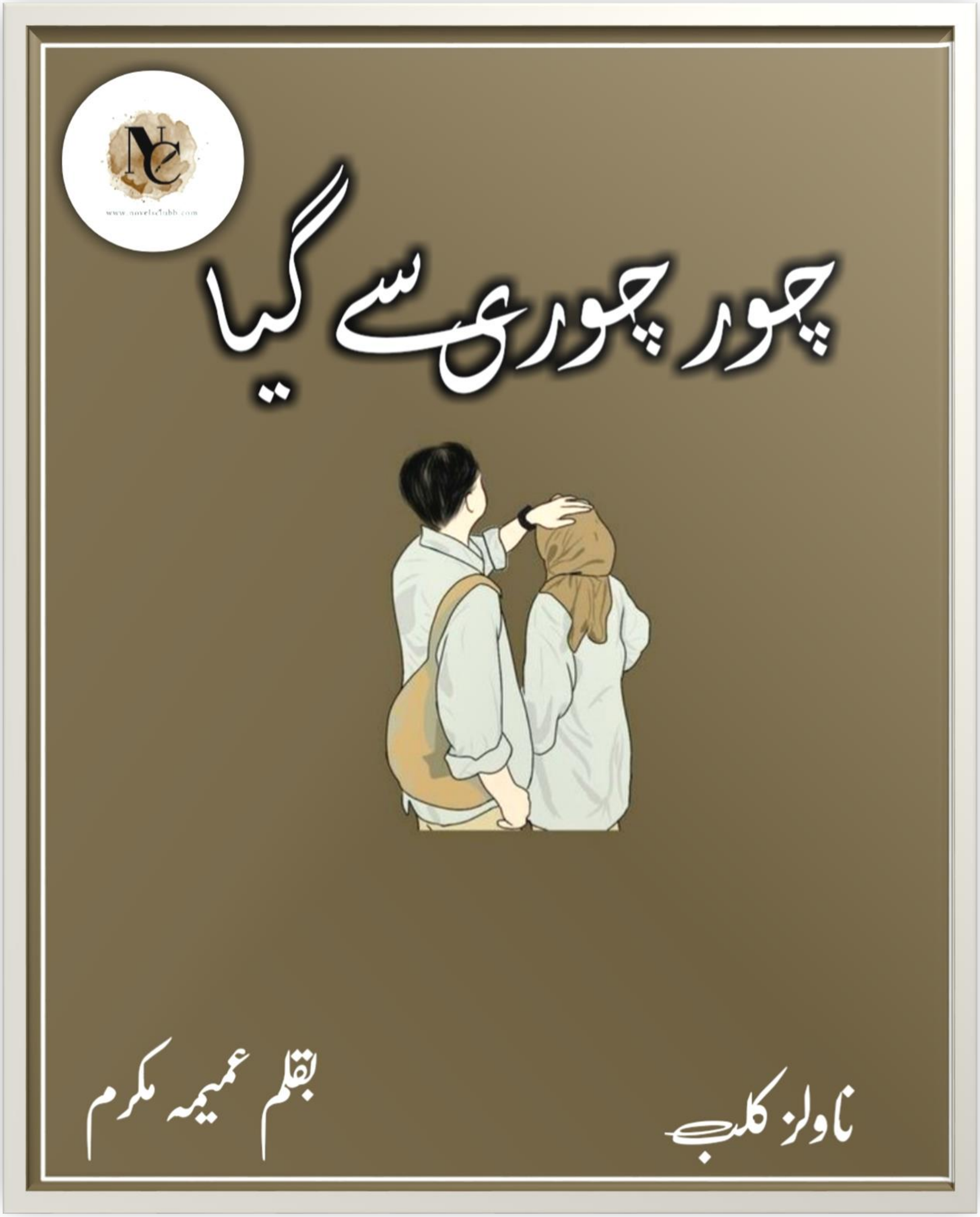
چور چوری سے گیا
بقلم عمیمہ مکرم
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

چور چوری سے گیا

از

عمیمہ مکرم

www.novelsclubb.com

"بھیا جی۔۔ چلیں نہ کہیں بڑا ہاتھ مارتے ہیں۔۔۔ یہ کڑوی ہوٹل کی دال کھا کھا کر نہ اب میرا پیٹ بھی خراب ہو گیا ہے۔"

بلال ارف بلو منہ بنا کر بولا تین دن سے وہ لوگ ہوٹل کی چنے کی دال کھا رہے تھے۔۔۔اور بلو جو کھانے کا شوقین تھا۔۔ہوٹل پر دال لینے جاتے وقت جو وہاں مزے مزے کے کھانے کی خوشبو سونگھتا تھا۔۔وہ اپنے نئے باس کو گالیوں سے نوازتا تھا جو چار دن سے ایک لڑکی کے خوابوں میں کھوئے اسے تلاشتے رہتا تھا اور اپنا کام چھوڑ کر بیٹھا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ارے چھوڑ بلو جب سے اسنے وہ کنچی آنکھوں والی لڑکی کو دیکھا ہے اس کا دماغ چل گیا ہے۔۔۔"

یہ ریحان ارف ہانی تھا۔۔۔جو اسی بات پر اب تک تپا تھا۔۔

کے دو مہینے پہلے پولیس سے بچانے کی وجہ سے نا تو اس انسان کو اپنے ساتھ رکھ لیا تھا

بلکہ اپنا باس بھی بنا لیا تھا۔۔۔۔

"ارے میرے کلیجے کے ٹکڑوں عشق میں کیا دال کیا قورمہ بس محبوب کی شکل

دکھنی چاہیے پیٹ خود باخود بھر جاتا ہے۔۔۔"

چارپائی پر لیٹا اسد کھلے آسمان کو دیکھتا ہوا بولا۔۔۔

وہ لوگ ایک نیچے طبقے کی بستی میں ایک ٹوٹے پھوٹے گھر میں رہ رہے تھے۔۔

جہاں ٹین کی چادر کی چھت تھی۔۔۔پھر سحن میں ایک چوٹا سا باتھروم جسکے

دروازے پر زنگ لگنے کی وجہ سے وہ نیچے سے جھڑ رہا تھا۔۔۔

اور ایک کونے میں ٹوٹا پھوٹا کچن۔۔۔

"عشق کے مریض آپ ہیں اسد میاں دیدار سے آپکا پیٹ بھرے گا ہمارا نہیں۔۔
ہم تو فاقے کرتے کرتے مر جائینگے۔۔اور یقین کرو تم بھی ساتھ ہی مر و گے۔۔۔"

ہانی جل کر بولا کیونکہ دال کھا کھا کر اب اسکا پیٹ بھی دہائیاں دے رہا تھا۔۔۔

"بھیا جی بھابھی پڑی لکھی اور اچھے امیر گھر کی لگتی ہیں۔۔
اب اگر آپکو انکو پٹانا ہے تو اچھے کپڑوں اور جوتوں کی ضرورت ہو گی۔۔اور اگر بھابھی پٹ گئیں تو گفٹ شفٹ بھی تو دینا ہو گا نہ اس کے لیے بھی پیسے چاہیے ہونگے۔۔۔

تو آج ایک بڑا ہاتھ مار لیتے ہیں تمہارا بھی بھلا اور ہمارا بھی۔۔۔"

بلو کی چالا کی پر ہانی نے آبرو اچکا کر اسے دیکھا کے اسکا دماغ اتنی تیزی سے کیسے چل رہا ہے۔۔پھر فورا اسے غلط خیال درست ہوا۔۔یہ اتنی تیز تیز دماغ نہیں پیٹ چل رہا تھا۔۔۔

"ہم بات تو ٹھیک ہے چلو میں نے ایک گھر دیکھا ہے آج بڑا ہاتھ مارتے ہیں۔۔"

وہ بول کر چارپائی سے اٹھ گیا اسکو اٹھتا دیکھ بلو اور ہانی بھی فورا اٹھ گئے۔۔۔

"اور تمیز سے بات کیا کر بھا بھی ہیں تیری یہ پٹاناوٹانا کیا ہے۔۔۔impress بول۔۔"

اسد بلو کی گدی پر ایک چپت لگاتے بولا۔۔۔

"وہ کیا ہے نہ وہ تمہاری طرح پڑھا لکھا جاہل نہیں ہے۔۔اوہ سوری میرا مطلب پڑھا لکھا چور نہیں ہے۔۔۔"

بول کے ہانی فورا باہر نکل گیا۔۔اسکے پیچھے بلو اور اسد بھی نکل گئے۔۔۔..

www.novelsclubb.com

****

"تمہیں پتا بھی ہے یہ کس کا گھر ہے؟"

ہانی سینے پر ہاتھ باندھے اپنا رخ اسد کی جانب کیے۔۔

اس سے یہ تین منزلہ گھر کا پوچھ رہا تھا۔۔۔ جسے دیکھ کر بلو تو بہت خوش ہوا تھا۔۔۔

بڑا گھر مطلب زیادہ مال۔۔۔

"ہاں پتہ ہے بیچ والے پورشن میں ڈی اس پی رہتا ہے ابھی شفٹ ہوا ہے یہاں۔۔۔"

انگڑائی لیتے اس نے اتنے آرام سے بتایا کہ بلو اور ہانی اسے منہ کھولے دیکھنے لگے۔۔

وہ لوگ چور تھے پر کوئی پروفیشنل چور نہیں جو پولیس والوں کے گھر پر ہاتھ مارتے۔۔۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔۔ میں یہاں ہر گز چوری نہیں کرونگا۔۔۔ مانتا ہوں عزت نہیں ہے پر جان ہے جو مجھے بہت عزیز ہے۔۔۔"

رومی غصے سے کہتا پلٹنے لگا جب بلو نے اسے ہاتھ پکڑ کے روکا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"بھیا جی ایک کام کرو آپ جا کر آؤ ہم یہیں انتظار کرتے ہیں۔۔۔""

اپنے گٹکے سے بھرے دانتوں کی نمائش کرتا وہ کھسیانی ہنسی ہنسا۔۔۔اس کے دانت دیکھ کر اسد کو ابکائی آئی اسلیے وہ منہ پھیر گیا۔۔۔

"تم لوگ سالے ہو ہی chindi chor...."

اسد بدمزا ہوتا گھر میں گھسنے لگا جب ہانی نے اسکا ہاتھ پکڑ کے پلٹایا۔۔۔

"کیا مطلب چندی چور۔۔؟"

وہ اسد سے تیکھے تیوروں سے پوچھ رہا تھا۔۔بلو کے لیے تو ایسے الفاظ وہ برداشت کر سکتا تھا پر اپنے لیے بلکل نہیں آخر اسنے بھی بارویں جماعت پڑھ رکھی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

جبکہ منہ تو بلو کا بھی بنا تھا

"اوہو ڈیئر۔۔۔چندی چور کی فل فارم ہے۔۔۔

C for cute...

..H for Honest

...I For Intelligent

...N for Neutral

...D for Dangerous and decent

....I for innocent

...

Chor

میں نے تو تعریف کی ہے یار"

www.novelsclubb.com

اسکی اتنی لمبی انگریزی تعریف جو بلو کو بلکل سمجھ نہیں آئی تھی لیکن وہ پھر بھی خوش ہو گیا۔۔۔۔۔

جب کے ہانی بھنویں اچکا کر اسے دیکھنے لگا۔۔۔

"اوہ اچھا اسکا مطلب تم بھی پھر چندی چور ہو۔۔۔"

رومی نے بھی ہاتھ جھاڑے وہ کب پیچھے رہتا تھا۔۔۔

"نہیں میں ابھی تم لوگوں کی طرح اچھا اور خاص نہیں بنا۔ میں بس سمارٹ چور ہوں۔۔۔"

معصوم سی شکل بنائی جسے بلو دیکھ کر افسوس سے ہاں میں سر ہلانے لگا۔۔ وہ یہی سمجھا تھا کہ اسد احساس کمتری میں مبتلا ہے۔۔۔

"اوہ ہاں۔۔ پھر میں سمارٹ کی فل فارم بتاؤں تمہیں؟"

ہانی مسکراتے ہوئے پوچھنے لگا۔۔ اسنے ایک ایک گالی سوچ رکھی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ابھی ٹائم تھوڑا کم ہے پھر کبھی۔۔۔ ویسے تمہیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے مجھے فل فارم پتا ہے۔۔۔

اب دیر مت کرو۔۔۔

ڈی ایس پی کے گھر میں چلا جاتا ہوں۔۔۔

تم سب سے اوپر جاؤ اور بلو تم سب سے نیچے۔۔۔۔۔"

"اور اگر پھنسے تو؟"

ہانی اب بھی راضی نہیں تھا اب کے اسد نے اسے سنجیدگی سے دیکھا جو اسے اب غصہ دلا رہا تھا۔۔۔

"ویسے پکڑے نہیں جائینگے اور اگر پکڑے گئے تو تم لوگ بھاگ جانا۔۔۔ میں سب سنبھال لونگا۔۔۔"

"ہاں بھیا جی ٹھیک کہہ رہے ہیں پہلے بھی تو انہوں نے بچایا تھا۔۔۔ اور ویسے بھی بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔ اتنا بڑا گھر ہے کچھ تو اچھا بنا ہو گا۔۔۔"

ہانی کے کوئی بھی اعتراض کرنے سے پہلے بلو نے ہامی بھر لی کیونکہ اب اس میں بھوک برداشت کرنے کی سکت نہیں تھی۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اب تو میں ہر گز نہیں جوئنگا۔۔

یہ بھوکے کی وجہ سے ہی پہلے مرے تھے بھکڑ نے کچن میں برتن گرادیے تھے۔۔۔۔

بلکل بھی نہیں بھئی"

ہانی نے ہاتھ جھاڑتے اب تو صاف انکار کر دیا۔۔

بلو نام کی شہ پر اسے بلکل بھروسہ نہیں تھا۔۔۔

اسد نے پہلے بلو کو دیکھا پھر ہانی کو۔۔۔

"بلو اگر تم نے ایسا کچھ بھی کیا تو قسم سے منہ باقی نہیں رہے گا آئندہ کچھ کھانے کے لیے۔۔۔"

"اچھا بھیا جی۔۔۔"

رونی صورت بنا کے اس نے حامی بھری۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"بلو دیکھ جب بہت سارا مال ہاتھ لگے گا نہ تو پھر تم روز بھتنت سارا کھانا کھا سکتے ہو۔۔

لیکن اگر یہاں کھانے پر ہاتھ صاف کرنے کا سوچا تو باقی چیزوں پر نہیں کر پائیں گے۔۔۔"

"او کے بھیا جی۔۔۔"

"میں تو یہ سوچتا ہوں سارا کھانا آخر جاتا کہاں ہے۔۔

ہوٹل کی کڑوی دال بھی آئے تو یہ کمینہ چار روٹیاں کھا جاتا ہے پر ہے تیلی کا تیلی۔۔۔"

یہ بات ہانی کو سب سے زیادہ بری لگتی تھی۔۔۔

اسد نے ہانی کو سوالیہ نظروں سے دیکھا۔۔

انداز صاف تھا کہ بھئی اب چلنا ہے یہ نہیں۔۔؟ یا اور کوئی اعتراض ؟۔۔۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جواب میں ہانی منہ بنا کے ان سے پہلے ہی گھر کی دیوار پھلانگنے لگا۔۔۔

اور پھر ایک ایک کر کے سارے گھر کی دیوار پھلانگ کے اندر کود گئے۔۔

اور پھر ہانی سب سے اوپر والے گھر کی طرف بڑھ گیا۔۔۔

بلو نیچے والے اور اسد بیچ والے۔۔۔۔

****

اسد ایک کمرے کی کھڑکی سے اندر کودا

پاؤں میں وکوئی نوکیلی چیز چبھی۔۔۔

نیچے جھک کر اسنے دیکھا تو وہ ٹاپس تھا۔۔۔

غصے سے وہ ٹاپس پھینکنے لگا جب سامنے بیڈ پر نظر پڑی۔۔۔

نائیٹ بلب کی روشنی میں وہ گرمی میں بھی کمبل اوڑھے سو رہی تھی۔۔۔

اسد نے پہلے اسے دیکھا اور اپنے ہاتھ میں موجود ٹاپس کی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اوہ تو یہ ڈی ایس پی کی بیٹی ہے انٹرسٹنگ۔۔۔کام آسان ہو گیا۔۔۔"

وہ وہی کنچی آنکھوں والی لڑکی تھی جسے اسنے کالج کے باہر دیکھا تھا۔۔۔

اسد آگے بڑھا اور اسکے بیڈ کے سرہانے بیٹھ گیا۔۔۔

اور پھر ایک نظر اپنے ہاتھ میں موجود ٹاپس کو دیکھا۔۔۔

ارادہ اب اپنا انٹرو کروانے کا تھا۔۔

ہاتھ میں موجود ٹاپس اسکے بازو پر چبھایا۔۔۔جو کمبل سے باہر تھا۔۔۔

اگر اتنی زور سے نہیں چبھایا تھا تو اتنے ہلکے بھی نہیں چبھایا تھا کے وہ نیند سے نہ اٹھے۔۔پر وہ ٹس سے مس نہ ہوئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسد نے آئبرو اچکا کر اسے دیکھا۔۔۔

"کیا پورا اندر گھسا دوں۔۔۔؟"

اسنے ٹاپس کو دیکھ کے سوچا۔۔۔

""""نہیں امپریشن اچھا نہیں پڑیگا۔۔۔"

اپنے ارادے کو جھٹک کر اسنے ٹاپس اپنی پینٹ کی جیب میں ڈال لیا۔۔

یہ تک نہیں سوچا کہ اتنی رات کو اسی کہ گھر میں اسی کے کمرے میں اپنا انٹرو

کروانے سے کتنا خراب امپریشن بیٹھے گا۔۔۔

اس نے سوتے ہوا ایک نظر اسے دیکھا۔۔۔

اسکا دل کیا وہ دیکھتا چلا جائے پر کام ابھی کچھ اور تھا۔۔۔

"چلو سلیپنگ بیوٹی گھر اور کمرا دونوں معلوم ہوگئے ہیں بعد میں ملاقات ہوگی۔۔

ابھی کچھ ضروری کام ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ایک آخری نظر اس پر ڈال کر وہ کمرے سے نکل گیا۔۔۔

****

"چل بلو آج اچھے سے صفایا کرنا ہے۔۔۔ کونسے کمرے سے شروع کروں؟؟؟"

وہ سوچ ہی رہا تھا جب اسکی نظر کچن کی جانب اٹھی۔۔۔

اپنے دل کو مضبوط کر کے پیٹ کی بات کی نفی کی۔۔۔

پیٹ مسلسل اکسا رہا تھا کہ پانچ منٹ لگیں گے بہت بھوکے ہو کھالو۔۔۔

اسنے اپنے ارادے پختہ کیے اور وہاں سے دوسرے کمرے کی جانب قدم اٹھا دیے۔۔۔

اور پھر اپنی پیٹ کی آواز تیز محسوس کی تو مضبوط ارادوں کو آگ لگا کر وہ جلدی جلدی کچن کی جانب بڑھا۔۔۔

کچن میں قدم رکھتے ہی اسنے جلدی سے لائٹ کھولی اور پھر جلدی سے فریج میں گھسا اور فریج کا دروازہ کھلتے ہی پیٹ کی آنتوں پر ٹھنڈ پڑھ گئی۔۔۔

سامنے ہی ایک ڈبے میں بریانی اور ایک ڈبے میں نہاری رکھی تھی۔۔

اور پیچھے کٹی ہوئی پیاز۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور نیچے آؤ تو مانو من کی مراد پوری ہوئی تھی۔۔۔

ایک کانچ کی پلیٹ میں کیک کے پیس رکھے تھے۔۔۔

پانچ منٹ تک تو وہ مبہوت سا دیکھتا رہا پھر جیسے ہی ہوش میں آیا۔۔

جلدی جلدی سب باہر نکالا اور

بنا پلیٹ لیے اسی میں شروع ہو گیا۔۔۔

آدھا پیٹ بریانی کھانے کے بعد وہ نہاری کے لیے روٹی دیکھنے لگا۔۔

اب اسکی نظریں کچن میں چاروں طرف ہاٹ پاٹ تلاش رہی تھیں جب اسے

محسوس ہوا کچن کے دروازے پر کوئی کھڑا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسنے بیٹھتے دل سے پیچھے دیکھا تو وہاں ایک ادھیڑ عمر عورت حیرت سے منہ کھولے

کھڑی اسکی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی۔۔۔

اور پھر بلو کے دیکھتے ہی اسکی چور چور کی چیخیں بلند ہو گئیں۔۔

چیخیں اتنی شدید تھیں کے پورا گھر پل میں اٹھ گیا۔۔

بیچارا بلو ہڑبراہٹ اور پریشانی میں سوچ ہی نہیں پا رہا تھا کے کیا کرے۔۔۔

بریانی نہاری اور کیک سب بھول گئے تھے۔۔۔۔

جب چور چور کی آوازیں بلند ہوئیں تو اوپر نیچے والے سب اٹھ گئے۔۔۔

اوپر ڈی ایس پی جیسے ہی چشما پہنتے کمرے سے باہر نکلے انکی نظر دوسرے کمرے سے نکلتے اسد پر پڑی جو ابھی چور چور کی چیخیں سن کے غصے میں نکلا تھا اسے بلو پر شدید غصہ آیا تھا وہ جیسے ہی باہر نکلا ڈی ایس پی اسے گھور رہے تھے۔۔۔اور اسکے دیکھتے ہی اسے جھنپٹ لیا۔۔۔

اتنے میں انکی بیوی بھی ڈوپٹا اوڑھ کے باہر آئی اور اپنے گھر میں چور کو دیکھ کر وہ بھی پریشان ہو گئی۔۔۔

ڈی ایس پی اسے کھینچتے نیچے لیکر گئے۔۔۔

اتنے میں انکے اوپر والے بھی جاگ کر نیچے پہنچ چکے تھے۔۔۔

سب سے نیچے والا گھر مسٹر آبد کا تھا جو پرائیویٹ یونی میں لیکچرار تھے انکی وائف مسز آبد سرکاری کالج کی ٹیچر۔۔انکے دو بیٹے تھے ایک اسکول میں تھا اور دوسرا کالج میں۔۔۔

اسکے اوپر ڈی ایس پی محمود اور انکی فیملی رہتی تھی جو کچھ عرصے پہلے ہی انکے ٹرانسفر پر یہاں شفٹ ہوئے تھے۔۔۔انکی ایک بیٹی تھی رحمہ جو سیکنڈ ایئر کی اسٹوڈینٹ تھی۔۔

اور سب سے اوپر انوار سفدر اور انکی وائف۔۔۔۔۔

ڈی ایس پی محمود اسد کو کھینچتے ہوئے نیچے لائے۔

اور انکے ساتھ کھینچتا ہوا اسد سوچ چکا تھا کہ اگر اس نے جیسا سوچا ویسا ہوا تو بلو کے ساتھ کیا کرنا ہے۔۔۔

www.novelsclubb.com

جب وہ نیچے آئے تو اسکی توقع کے مطابق بلو کچن میں سب کے بیچ گھرا حیران پریشان کھڑا تھا۔۔۔

شاید مسٹر آبد سے دو تین تھپڑ پڑ چکے تھے۔۔۔۔

"اوہو تو تم لوگ گینگ ہو۔۔ مل کر چوریاں کرتے ہو۔۔۔؟"

ڈی ایس پی محمود کی بات پر سب نے انکے ساتھ کھڑے اسد کو دیکھا وہ دیکھنے میں چور نہیں لگتا تھا پر حلیہ چوروں والا ہی تھا۔۔۔۔

"نہیں صاحب اسکو دیکھیں اور مجھے ہم کہاں سے ایک ٹیم کے لگتے ہیں آپکو۔۔۔ اپنا بھی اسٹینڈرڈ ہے۔۔۔۔

ارے تم تو وہی گونگے ہو نہ جو یہاں سے تھوڑا دور سگنل پر بھیک مانگتا ہے۔"

اسد کی بات سنتے ہی بلو کی جان میں جان آئی۔۔

ایک بار پھر اس کے بھیا جی نے اسے بچا لیا تھا۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"آآآاااا"

بلو نے بھی اپنی اداکاری شروع کر کے اثبات میں سر ہلانا شروع کر دیا۔۔

انداز ایسا کے ظالم سے ظالم انسان کو رحم آجائے۔۔

"تو تم چور نہیں ہو۔۔"

ڈی ایس پی محمود نے آنکھیں سکیڑ کر اپنے سامنے کھڑے بلو کو دیکھا جو معصوم شکل بنائے نفی میں سر ہلا رہا تھا۔۔۔

"تو یہاں کیا کر رہے ہو پھر"

ایک اور سوال۔۔۔

www.novelsclubb.com

"آآ۔۔۔آاااآ"

منہ سے گونگوں کی آواز نکالتا وہ سچ میں گونگا لگ رہا تھا۔۔

اسد کا تو دل کیا اسکا سر پھاڑ دے خود تو پھنسا اسے بھی پھنسوا دیا۔۔

اسکے کھانے کی طرف اور پیٹ پر ہاتھ رکھ رکھ کر بتانے پر ڈی ایس پی محمود سمجھ گئے وہ بھوکا ہے اور کھانا چرانے آیا ہے۔۔

"چلو پھر جاؤ یہاں سے اور آئندہ اگر ایسے چوری کرتا دیکھا نہ تو حوالات میں ڈال دونگا۔۔"

ڈی ایس پی زمان کے بولنے پر وہ وہاں سے جانے لگا جب مسز عابد نے اسے روکا۔۔

"رکو یہ کھانا لے جاؤ اور آئندہ چوری نہیں کرنا"

انکی بات سنتے ہی بھکڑ بلو کی باچھیں کھل گئیں۔۔۔

اور اسکو اس طرح دیکھ کر اسد کے سینے پر سانپ لوٹ گئے۔۔

"ایسے کیسے چوری تو چوری ہوتی ہے سر پھر کھانے کی ہو یا زیور کی اسے بھی جیل میں ڈالیں۔۔"

اسد کے بولنے پر بلو نے اسے صدمے سے دیکھا ابھی بچا رہا تھا اور ابھی پھنسوا بھی رہا ہے۔۔۔

لیکن ڈی ایس پی محمود کے جانے کے اشارہ کرنے پر وہ کھانے کی تھیلی ہاتھ میں پکڑے نکلنے لگا۔۔ لیکن بیڑا غرق ہو اس زبان کا جو ہمیشہ کام خراب کرتی ہے۔۔

"ارے بھیا جی وہ دیکھیں وہی کنچی آنکھوں والی لڑکی۔۔"

بلو کے بولنے پر سب نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں رحمہ آنکھیں پھاڑیں یہ سارا منظر دیکھ رہی تھی۔۔اور پھر سب نے بلو کو دیکھا۔۔۔ لیکن بلو نے سب کی جگہ اپنے بھیا جی کو دیکھا جو خونخوار نظروں سے اسے گھور رہے تھے۔۔

بلو تھوک نگل کے رہ گیا۔۔پولیس سے بچ جائے گا لیکن اب بھیا جی سے کون بچائے گا۔۔۔

****

رومان صاحب میرا اللہ کے بعد صرف اور صرف آپ پر بھروسہ ہے۔۔۔مجھے میرے بیٹے کا انصاف چاہیے۔۔۔"

وہ ادھیڑ عمر آدمی اسکے سامنے ہاتھ جوڑنے لگا جسے رومان شاہ نے سرعت سے تھام کر نیچے کیا۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ میں نے پہلے بھی آپکو منع کیا ہے اس طرح مت کیا کریں۔۔۔"

رومان کو اسکا ہاتھ جوڑنا ناگوار گزرا تھا۔۔

وہ کتنا بھی سخت ہو پر سینے میں دھڑکتا دل اب بھی موم تھا۔۔۔

"آپکی جتنی فیس ہے میں اتنی تو نہیں دے سکتا پر آپ میرا گھر رکھ لیں۔۔میرا کل اثاثہ انہوں نے چھین لیا مجھے بس میرے بیٹے کو انصاف دلا دیں۔۔۔"

"مسٹر ساجد آپ اگر اپنے جیسے 10 گھر بھی دیں تب بھی رومان شاہ کی فیس ادا نہیں کر سکیں گے۔۔۔

لیکن اس کیس میں۔۔ میں نے پیسوں کے لیے ہاتھ ڈالا ہی نہیں ہے۔۔ یہاں بات میرے ضمیر کی اور میرے دل کی لالچ کی ہے۔۔۔

اور یہ بات آپ بھی جانتے ہیں کہ جس کیس میں رومان شاہ ہاتھ ڈال دے پھر جیت رومان شاہ کا مقدر ہی بنتی ہے۔۔۔"

یہ رومان شاہ تھا۔۔۔

عالمگیر شاہ کا اکلوتا بیٹا اور انکی وراثت کا اکلوتا وارث۔۔۔۔

اپنے باپ کے مرنے کے بات رومان شاہ نے سب سنبھالا اور اب وہ بزنس کی دنیا میں پہچانے جانے والا ایک اونچا نام تھا۔۔۔

پر وہ کبھی میدیا پر نہیں آیا تھا۔۔

لوگ اسے نام سے جانتے تھے پر چہرے سے ناواقف تھے۔۔۔

نامور بزنس مین کے علاوہ بھی رومان شاہ کی ایک پہچان تھی جو اسے وراثت میں نہیں بلکہ اپنی خود کی وجہ سے ملی تھی۔۔۔

وہ ایک ماہر وکیل تھا۔۔۔

وہ بہت کم کیس میں ہاتھ ڈالتا تھا اسکی دو وجہ تھیں۔۔۔

پہلی یہ کہ اسکی فیس بہترین وکیل سے کہیں زیادہ تھی۔۔۔ ہر کوئی اس کی فیس نہیں افورڈ کر سکتا تھا۔۔۔اور دوسری وجہ یہ کہ وہ کیس لڑنے سے پہلے کیس سٹڈی کرتا تھا اور مجرم کا کیس کبھی نہیں لڑتا تھا۔۔۔وہ صرف ملزم کا کیس لڑتا تھا۔۔۔ملک کی بڑی بڑی شخصیات اس سے اپنا کیس لڑوانا چاہتی تھیں پر رومان شاہ اپنے اصولوں کا پکا تھا۔۔۔

اور زیادہ تر ملزم غریب ہی ہوتے تھے جو رومان شاہ کی فیس افورڈ نہیں کر سکتے تھے۔ لیکن جس کیس میں رومان شاہ ہاتھ ڈالتا تھا تو پھر مقابل پہلے ہی سمجھ جاتا تھا کہ اب وہ جو کر لے کیس نہیں جیت سکتا۔۔۔

کافی بار اس پر جان لیوا حملے بھی ہوئے جس کی وجہ اسکی کم عمر میں بڑھتی کامیابی بھی تھی اور کچھ ان نامور شخصیات کی طرف سے جو رومان شاہ کی وجہ سے کیس ہارے اور انہیں کوئی بھاری نقصان اٹھانا پڑا۔۔

"میں آپ کا احسان کبھی نہیں بھولونگا۔۔۔"

"آپ اپنا احسان اتار سکتے ہیں۔۔۔"

رومان نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے سکون سے کہا اسکی سیاہ آنکھیں بھی اسکے ہونٹوں کے ساتھ مسکرائیں تھیں۔۔۔

اسکی آنکھوں میں جیت کی چمک تھی جو کوئی بھی بخوبی دیکھ سکتا تھا۔۔۔

"کیسے ؟"

انکو پوچھتے ہوئے ڈر بھی لگا تھا کہ کہیں رومان شاہ کچھ ایسا نا مانگ لے جو انکے پاس دینے کو ہو ہی نہ۔۔۔۔

"بس آپ کی دعائیں چاہیے۔۔۔"

اسکی دعائیں مانگنے پر ساجد صاحب کی آنکھوں سے آنسو گرے وہ روتے ہوئے اثبات میں سر ہلا گئے۔

****

ڈی ایس پی محمود نے پولیس وین منگوائی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسد اور بلو کو اندر بٹھا کے وہ خود بھی اندر بیٹھ گئے۔۔۔

بلو کو اپنے اوپر اپنے بھیا جی کی نظریں خوب محسوس ہو رہی تھیں وہ نہ دیکھتے ہوئے بھی بتا سکتا تھا کے وہ آنکھوں سے ہی اسکا قتل کر رہا ہے۔۔۔

اتنے میں پولیس وین کسی کھڈے میں سے گزری تو اندر بیٹھے لوگوں کو ہلکہ سا جھٹکہ لگا۔۔۔

جس پر اسد کہ منہ سے سی کی آواز نکلی۔۔۔

ران پر کچھ زور کا چبھا تھا۔۔۔

اسنے جیب کے اوپر سے ہاتھ لگا کر دیکھا تو وہ رحمہ کا ٹاپس تھا۔۔۔جو اسنے اپنی جیب میں ڈال لیا تھا۔۔

اسے نئے سرے سے غصہ آیا یہ اسے دوسری بار چبھا تھا۔

اسکی تیڑھی میری تکلیف سے بگڑتی شکل پر بلو نے ہنسی دبائی پر اسد اسکی ہنسی محسوس کر چکا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسنے کڑی تیوریوں سے بلو کو گھورا پر بے کار کیونکہ بلو تو دلہن بنا بیٹھا تھا اسنے قسم کھائی تھی کہ کچھ بھی ہو جائے نظر نہیں اٹھائے گا۔۔۔

گاڑی پولیس اسٹیشن کے آگے رکی دو حولداروں نے بلو اور اسد کو کالر سے پکڑ کے

وین سے اتارا اور اندر لے جا کر دونوں کو الگ الگ جیلوں میں بند کر دیا۔۔

انکو بند کر کے ڈی ایس پی اپنے آفس میں چلے گئے پھر کچھ دیر

بعد واپس گھر کے لیے نکل گئے۔۔

****

رحمہ جو پانی پینے اٹھی تھی شور کی آواز سن کے اپنے مما پاپا کے کمرے میں گئی پر وہ

کمرے میں موجود نہیں تھے۔

اسنے قدم نیچے کی طرف بڑھائے نیچے اسے اپنے مما پاپا کی آواز آئی تو وہ اندر گئی

www.novelsclubb.com

اور اندر کا منظر دیکھ کر پریشان ہو گئی۔۔

اصل حیرانی اور پریشانی اسے جب ہوئی جب بلو نے شناسائی سے اسکا نام لیا۔۔۔

اپنی طرف سب کا اچانک دیکھنا اسے عجیب لگا۔۔

اور پھر کچھ دیر میں پولیس وین آئی اور انہیں لے گئی اور انکے ساتھ اسکے پاپا بھی چلے گئے۔۔۔

سب نے چیک کیا کسی کے گھر کچھ چوری نہیں ہوا تھا سب واپس اپنے گھروں پر چلے گئے شکر بلو کی بات کسی کو اتنی یاد نہیں تھی نہ کسی نے کچھ پوچھا۔۔

وہ بھی واپس آکر بیڈ پر لیٹ گئی نیند تو پہلے ہی آنکھوں میں ڈیرا جمائے بیٹھی تھی اسلیے فوراً ہی سو گئی۔۔۔

****

"اللہ کی قسم صاب۔۔۔صاب یقین کرو کھانے کے علاوہ ایک۔۔۔آآآ۔۔آ۔۔۔ن نہیں صاب مارو نہیں قسم سے کچھ نہیں چرایا۔۔۔آآ۔۔۔"

"چلو بلو صاحب اچھا ہوا یہیں انعام مل گیا ورنہ اسد کا انعام آپ سے برداشت نہیں ہونا تھا۔۔۔"

دوسری جیل سے بلو کے رونے چلانے کی آواز سن کر وہ مطمئن سا آنکھیں موندے لیٹ گیا۔۔۔

افسوس اس بات کا تھا کے خود بلو کی پٹائی لگانے کا شرف حاصل نہیں کر سکا۔۔۔

****

""آآ۔۔۔افففف۔۔۔اللہ۔۔۔"

بلو کراہتے ہوئے اپنی گلی میں آیا تھا اچھے سے بلو کو مارنے کے بعد انہوں نے بلو کو چھوڑ دیا تھا۔۔۔۔

"ابے اوئے وہ دیکھ۔۔

اوئے ہوئے بلو بھیا۔۔آج بلو بھیا آج بلو بھیا سے بلی بہنا کیسے بن گئے۔۔۔"

دوبارہ تیرا سال کے بچے ہنستے ہوئے اسکے آرام آرام سے نزاکت سے چلنے پر چوٹ کر رہے تھے۔۔۔

www.novelsclubb.com

انہیں بخوبی اندازہ تھا کہ بلو کسی ڈے برا پٹ کر آرہا ہے۔

"ابے سالے ادھر آ پھر بتاتا ہوں کیسے بنا میں بلی۔۔۔"

بلو غصے میں انکی طرف بڑھا پر تکلیف سے کراہتے واپس پیچھے ہو گیا۔۔۔۔۔

"رہنے دو بلی بہنا ہمیں بلی بنانے میں کہیں کچھ اور نہ بن جاؤ"

ہنستے ہوئے وہ اچانک بھاگے جب بلو نے چبوترے پر پڑا پتھر انکی طرف پھینکا۔۔۔۔

"آآ۔۔آ۔۔کھول دے یار۔۔۔"

مستقل دروازے بجانے پر ہانی نے جھنجھلا کر پوچھا جبکہ بلو کی درد بھری آواز سنتے اسنے فورا دروازہ کھولا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ارے بلو تو۔۔؟"

پوچھتے ہوئے وہ نا چاہتے ہوئے بھی ہنس دیا۔۔۔

"نہیں تیری ماں ہوں۔۔۔ ہٹ راستے سے آیا بڑا ویلا انسان۔۔۔" "ارے بلو تو"

ریحان کو سائیڈ پر ڈھکیلتے وہ اندر گیا۔۔۔

"نہیں کر یار بھلے میں نے اپنی ماں کو نہیں دیکھا پر اپنی صورت دیکھ کر یقین سے کہہ سکتا ہوا تنی بھی بد صورت نہیں ہو گی۔۔۔"

دل جلانے والی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے وہ واپس چار پائی پر بلو کے سامنے بیٹھا۔۔۔

پر اگلے لمحے اپنی بے وقوفی پر افسوس ہوا۔۔

کیونکہ بلو نے جب دروازہ کھولا تو وہ چکن بریانی سے بھرپور انصاف کر رہا تھا۔۔۔اور بلو کی درد بھری آواز سن کے پلیٹ ویسے ہی چھوڑ کر اٹھا تھا۔۔

اور اب بلو کی نظروں کا تعاقب کر کے اسنے فوراً اپنی پلیٹ اٹھائی۔۔۔

"تجھے پتا ہے کل۔۔آآ۔۔آ۔۔۔کل رات سے بھوکا ہوں میں۔۔۔

اوپر سے پولیس والوں کی مار آ۔۔۔"

بلا کی معصومیت لیے وہ اسے اپناد کھڑا سناتے اسکے ہاتھ میں پکڑی پلیٹ کو دیکھتے بولا۔۔۔

"یہ لے۔۔۔اور یہ ہر گز نہیں سمجھنا کے تجھ پر ترس کھا کر دے رہا ہوں۔۔۔ تیرے ندیدے پنے کی وجہ سے دے رہا ہوں۔۔۔کاش اس میں نیلا طوطا ملا دیتا۔۔۔"

اسکے اتنا بولنے پر بھی بلو کچھ نہیں بولا کیونکہ وہ ہانی کو بلکل نظر انداز کیے بریانی پر ٹوٹا تھا۔۔

ایک قہر آلودہ نظر بلو پر ڈال کر وہ غصے سے گھر سے نکل گیا۔۔۔

جس سے بلو کو کوئی فرق نہیں پڑا

اسکو اتفاق مانو یا سچ پر یہ بات حقیقت تھی کے اس نے جب جب بلو کو دیے بغیر کھایا یا بلو مانگنے پر اسے نا دیا اسکے ساتھ کچھ برا ہوا۔۔۔

www.novelsclubb.com

یا پھر اسکا پیٹ ہی خراب ہو گیا۔۔۔۔

اسلیے اب وہ کوئی بھی چیز بلو کے سامنے کھانے سے پرہیز کرتا تھا۔۔۔

****

"اوے۔۔۔ایک بات بتا۔۔۔جب پولیس آئی تب تو کہاں تھا۔۔۔

تجھے تو زیادہ وقت لگنا تھا بھاگنے میں سب سے اوپر تھا تو۔۔۔"

ہانی چارپائی پر لیٹا موبائل استعمال کر رہا تھا۔۔جب بلو واشروم سے نکل کر اس کے

قریب آتا بولا۔۔۔۔۔

"پہلے اپنے ہاتھ دھو کر آ صابن سے۔۔گندا انسان۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اسے قریب آتا دیکھ ہانی فوراً سیدھا ہوتا بولا۔۔۔

"دھو کر آیا ہوں صابن سے۔۔۔

یہ لے خوشبو سونگ لے"

ہانی کے منہ کی طرف ہاتھ کر کے تپ کر بولا۔جب ہانی نے جھٹکے سے اسکا ہاتھ پیچھے کیااور منہ کے زاویے بگاڑ کے رخ موڑ گیا۔۔۔

وہ دونوں لگ بھگ ایک ہی عمر کے تھے ہانی 24 کا تھااور بلو 25 کا۔۔۔

دونوں بچپن سے دوست تھے۔۔۔

دونوں نے یتیم خانے میں پرورش پائی تھی ماں باپ دونوں کے نہیں تھے۔۔اور نہ ہی اب انہیں اپنے ماں باپ کے بارے میں جاننے کا شوق تھا۔۔۔

ہانی کو توپڑھنے کا شوق تھا اسلیے وہ بارویں تک سرکاری اداروں میں پڑھ گیا پر آگے سرکاری یونیورسٹیوں میں بھی ایڈمیشن کے لیے اور پڑھائی کے لیے اسے پیسوں کی ضرورت تھی۔۔جو اسکے پاس نہیں تھے اور یتیم خانے میں تو کھانا بھی مشکل سے پورا پڑھتا تھا۔۔

ایک تو فنڈ کم آتا تھا اوپر سے جو آتا تھا وہ ادارہ چلانے والوں کی جیبوں کی زینت بنتا تھا۔۔۔۔

ہانی کے برعکس

بلو شروع سے نالائق اسے پڑھائی کا زرا شوق نہیں تھا وہ اسکول کالج تو کبھی گیا نہیں پر یتیم خانے میں بھی جو تھوڑا بہت پڑھایا جاتا تھا اس نے وہ بھی نہیں پڑھا۔۔۔۔

بارویں کے بعد ریحان نے جاب ڈھونڈنے کی کوشش کی تاکہ خود کما کے پڑھ سکے وہ یہ غریبی کی زندگی نہیں چاہتا تھا جو اسنے بچپن سے گزاری۔۔وہ کچھ بننے کا کچھ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اسنے سوچا تھا کہ وہ اچھے خاصے پیسے کمانے کے بعد یتیم خانہ کھولے گا جہاں کا ہر بچہ پڑھے گا اور کسی چیز کے لیے ترسے گا نہیں پر بارویں پڑھے کو کہاں خاص کام ملتا ہے۔۔۔دو تین جگہ پر کرنے کے بعد اسے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔۔۔کوئی کام بہت لے کر پیسے تھوڑے دیتا تو کوئی پیسے ہی نہ دیتا۔۔

اور پھر اسنے اپنے سارے خواب دل میں دفن کر کے بلو کے ساتھ مل کر چھوٹی موٹی چوریاں شروع کر دی اور اب وہ اور بلو چور تھے۔۔۔

لیکن دو مہینے پہلے بلو کے اسی بھکڑ پن کی وجہ سے وہ لوگ پولیس کے ہتے چڑھے تھے جس سے اسد نے انہیں بچایا تھا۔۔۔

اور وہ 29 سالہ نوجوان اب انکا باس تھا جس سے بلو تو خوش تھا پر ریحان کو اس سے بہت خار آتی تھی

"بتا تو کیسے بچ گیا؟؟"

بلو اسکے برابر بیٹھتے پھر سے پوچھنے لگا۔۔۔۔

"میں اس لیے بچ گیا کیونکہ میں اندر گیا ہی نہیں تھا۔"

"میں پہلے سے ہی جانتا تھا تو کتے کی دم ہے۔۔ نہیں سدھرے گا۔۔اور گھر بھی پولیس والے کا جانتے بوجھتے کھائی میں نہیں کود سکتا تھا۔۔

اب منہ بند کر کے بیٹھ۔۔۔ گندا"

بلو کا منہ کھلے دیکھ اسے ٹوکتا وہ اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا جو ابھی بجنا شروع ہوا تھا۔۔۔

ہانی جو بلو کہ یہ بتانے پر کہ پولیس نے اسد کو ابھی رہا نہیں کیا خوش ہوا تھا کہ اب اسکی بلو سے بھی بری درگت بنے گی لیکن دروازہ کھولتے ہی اپنے سامنے کھرے اسد کو سہی سلامت دیکھ کر وہ حیران ہوا۔ہوا۔۔

ہانی کی ساری حیرانی سمجھتے اسد مسکراتے ہوئے اسے سائیڈ پر کرے اندر گیا۔۔۔

--

ہانی ویسے ہی حیران دروازہ بند کرتے واپس اندر آیا۔۔۔

بلو جو پہلے ہی ہانی کی بات پر منہ بنائے بیٹھا تھا اسد کو یکھتے ہی گھیگا کے بتیسی باہر آئی۔۔۔

****

منہ پر پڑنے والا تھپڑ اتنا شدید تھا کہ مقابل چند لمحوں کے لیے لڑکھڑایا تھا۔۔۔

پھر خون رنگ ہوتی آنکھیں سامنے کھڑے نفس پر ڈالی

اور سامنے کھڑا نفس کوئی اور نہیں رحمان جتوئی تھا اسکا باپ۔۔۔

ایک مشہور بزنس مین اور سیاست کی ایک بڑی پارٹی کا اونچے عہدے کا ممبر۔۔۔

"رجب۔۔ تم اس قابل نہیں ہو کہ تمہارے نام کے آگے میں اپنا نام لگاؤں۔۔

افسوس ہے مجھے اس وقت پر جب تم میرے یہاں پیدا ہوئے تھے۔۔

تم کسی قابل سیاستی انسان یا بزنس مین کے بیٹے تو دور تم مجھے دسویں پاس بھی نہیں لگتے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

سامنے کھڑے رجب جتوئی نے اپنے جبڑے بھینچے۔۔۔

وہ اپنے سامنے کھڑے اپنے باپ کی عزت دل سے نہیں کرتا پر مجبور تھا۔۔جو عیاش زندگی اسے یہاں ملتی اور جتنا وہ رحمان جتوئی کے سر پر ناچتا تھا یہ ایک بد تمیزی سے چھن سکتا تھا آخر رحمان جتوئی اس ہی کا باپ تھا۔۔اور اب اس مسئلے سے بھی اسے رحمان جتوئی ہی نکال سکتا تھا۔۔۔

"کیا غلط کیا میں نے اس سالے کا چکر چل رہا تھا میری بہن سے۔۔۔بے غیرت بن جاتا؟؟

عزا جتوئی سے شادی کے خواب دیکھ رہا تھا۔۔۔(گالی)۔۔۔

پیار سے سمجھایا تھا سالے کو پر نہیں مانا جب جتوئی کے سامنے اکڑ رہا تھا نکال دی سالے کی اکڑ۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور آپ تو اس بات پر شکر ادا کریں کے آپکی اس حرام زا۔۔۔۔!

"اپنی بکواس بند کرو خبر دار جو عزا کے لیے ایک لفظ نکالا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

معصوم ہے وہ"

بیٹی کے لیے نازیبہ الفاظ سنتے ہی دھاڑے وہ طنزیہ مسکرایا۔۔۔

وہ بچپن سے ہی یہ دیکھتا آیا تھا کہ اس سے زیادہ عزا جتوئی کو اہمیت ملتی آئی ہے

اسکی چھوٹی بہن ہمیشہ سے بیٹی ہونے کے باوجود سب کے دلوں میں اس سے آگے رہی تھی

اور اسی بات سے وہ رجب جتوئی کے دل میں اپنے لیے کینہ پیدا کر چکی تھی جسکو ہر بار اسکا باپ ھوا دیتا تھا۔۔۔

"معصوم ہنہہ۔۔۔21 سال کی ہے مسٹر رحمان جتوئی آپکی سو کالڈ معصوم بیٹی پڑھنے کے بہانے عشق لڑا رہی تھی ایک غریب انسان سے جس کی وجہ سے آپکی جو سیاست میں عزت ہے نہ بہت اچھے سے نکلتی۔۔۔

اور بھولیں نہیں کہ آپ نے ہی مجھے ایان ساجد کو راستے سے ہٹانے کا بولا تھا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

اسکا دل شدت سے کیا تھا کے عزا جتوئی کو زندہ جلادے پر وہ یہ صرف سوچ سکتا تھا۔۔۔

"میں نے اسے راستے سے ہٹانے کا بولا تھا دنیا سے اٹھانے کا نہیں۔۔۔

پیسوں کی لالچ دیتے کچھ بھی کرتے لیکن نہیں انسانی جانیں لینے کا مزہ جو تمہیں لگ چکا ہے۔۔۔"

اس بار مقابل کھڑا ارجب جتوئی خاموش رہا۔۔۔

اور کہتا بھی کیا وہ اب تک ایان ساجد کو ملا کے چار قتل کر چکا تھا اور ان چاروں قتل کی وجہ کوئی خاص نہیں تھی۔۔۔

دو قتل ہونے والے افراد کے تو گھر والوں کو پیسے دے کر وہ معاملہ رفع دفع کر چکے تھے اور ایک کے گھر والوں نے جی جان لگا کر کیس لڑا تھا پر اکثر وکیل بھی بک جایا

www.novelsclubb.com

کرتے ہیں دولت ہے ہی ایسی چیز اس لیے مین پیشی کے وقت انکو پتا چلا کے انکا وکیل سارے ثبوت مٹا چکا ہے۔۔۔

"اور اگر مارنا ہی تھا تو بیچ سڑک پر کیوں مارا۔۔۔ سر عام مار کر سب کو اپنا چہرا دیکھا کر تم نے میرا کریئر خراب کر دیا رجب جتوئی۔۔۔۔"

ایک بار وہ پھر غصے میں دھاڑے اور اپنے ہاتھ میں پکڑا اپنا قیمتی موبائل زور سے زمین پر مارا اس بار تو مقابل کھڑا رجب جتوئی بھی تھوڑا گھبرایا تھا۔۔۔۔

"ریلیکس ڈیڈ کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔ وہ ایس پی جاثم سارے ثبوت مٹا چکا ہے اور وہاں کھڑے سارے لوگوں اور ٹھیلے والوں کو بھی وہ اتنا ڈرا چکا ہے کہ جان سے جائینگے پر منہ نہیں کھولینگے اپنا اور باقی ایس پی سنبھال لے گا۔۔۔"

وہ جو خود ابھی مکمل مطمئن نہیں تھا اپنے باپ کو مطمئن کرتا بولا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اس بار تمہارے مقابل کھڑے کیس لڑنے والے کو نہیں بلکہ جو اسکا کیس لڑ رہا ہے اسکو دیکھو رجب جتوئی۔۔۔

وہ غصے سے پھنکارے تھے۔۔۔

اب کے انکی اس بات پر وہ بھی ٹھٹکا تھا۔۔۔

"۔کون۔۔"

"رومان شاہ۔۔۔۔رومان شاہ کھڑا ہے اس بار ہمارے مقابل کیس لڑنے۔۔"

اب رجب جتوئی کو اپنے باپ کے پریشان ہونے کی وجہ سمجھ آئی۔۔۔

اب تو وہ خود بھی پریشان ہوا تھا اپنے بیٹے کے پریشان چہرے کو دیکھ وہ اپنا غصہ دبائے سنجیدگی سے بولے۔۔۔

"رجب میں تمہیں اس وقت ملک سے باہر نہیں بھیج سکتا۔۔

www.novelsclubb.com

تمہیں یہاں منظر عام سے غائب کرنے کا مطلب تم پر جرم ثابت کرنا ہوگا اور اس

سے میرا سیاسی کریئر برباد ہو جائے گا۔۔۔

میری ایک بات اپنی ذہن نشین کر لو۔۔۔

رجب کو انگلی دکھا کے وہ آگے بولنے لگے انداز صاف وارن کرنے والا تھا۔۔۔

رومان شاہ کیسے ثبوت ڈھونڈتا ہے پتا نہیں چلتا لیکن جس کیس میں وہ ہاتھ ڈالتا ہے

پھر وہ کیس رومان شاہ ہی جیتتا ہے میں اس کیس کو جتنا کھینچ سکتا تھا کھینچ رہا تھا یہ

جان کر کے اسکا باپ اتنے پیسے نہیں دے پائے گا اور پیچھے ہٹ جائیگا پر اسکا کیس

اب رومان شاہ نے اپنے ہاتھ میں لیا وہ بھی بنا کسی معاوضے کے۔۔۔

تمہاری چھوٹی سی غلطی تمہیں موت کے منہ میں ڈھکیل سکتی ہے۔۔۔

کوشش نہیں بلکہ اب واقعی تم سے چھوٹی سی غلطی بھی نہیں ہونی چاہیے۔۔۔۔"

غصے سے اسے وارن کرتے وہ وہاں سے نکلتے چلے گئے اور رجب جتوئی اپنی مٹھیاں بھینچ کے رہ گیا۔۔۔

یہ جانے بغیر کے وہ ایک سنگین غلطی کر چکا ہے جسے وہ ابھی سرے سے ہی فراموش کر چکا ہے۔۔۔

رحمان جتوئی ایک پولیٹیکل پارٹی کا ممبر تھا اور اونچے عہدے پر تھا۔۔۔

اسکا ایک ہی حد بگڑا ایک لوتا بیٹا رجب جتوئی جو 26 سال کی عمر میں ہی 4 قتل کر چکا تھا اور ایک بیٹی عزہ جتوئی۔۔۔

آدھے جسم سے مفلوج بیوی جو صرف بیڈ پر ہی رہتی تھیں وہ رحمان جتوئی کی پہلی اور آخری محبت ہیں لیکن بات وہی ہے کہ کھوکلی محبتیں صرف حاصل ہونے تک ہی عزیز ہوتیں ہیں۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

رحمان جتوئی نے کبھی کسی عورت سے تعلق رکھ کر بے وفائی نہیں کی تھی پر جب

سے وہ سیاست میں آئے تھے اپنی محبت کو یکسر نظر انداز کر چکے تھے ایک واحد عزا

جتوئی تھی جسے وہ اتنا سب کے بعد بھی نظر انداز نہ کر سکے تھے اپنی بیٹی کے لیے

رحمان جتوئی کی محبت خالص تھی۔۔۔۔

یونی میں اپنے کلاس فیلو سے عزا محبت میں مبتلا ہوئی تھی

لڑکا اچھا تھا بہت اور اسکے ساتھ سنسیئر بھی پر اس میں ایک خامی تھی جو آج کل کے

دور کی سب سے بڑی خامی ہے اور وہ ہے دولت اور اسی دولت کے نہ ہونے کی وجہ

سے عزا جتوئی کی محبت اور ساجد کا بیٹا موت کی نیند سو گیا تھا۔۔۔۔

عزا کی اس بات کے پتہ چلتے ہی انہوں نے رجب جتوئی سے اس معاملے کو ختم

کرنے کا کہا تھا پر رجب جتوئی غصے میں معاملے کی جگہ بندے کو ہی ختم کر چکا تھا وہ

بھی سر عام۔۔۔

www.novelsclubb.com

عزا کو جب سے ایان کی موت کا معلوم ہوا تھا وہ اپنے کمرے میں قید ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔

وہ ایان کی موت کا قصور وار خود کو سمجھے ہوئے تھی۔۔۔

کہ نہ وہ ایان سے محبت کرتی نہ وہ مرتا۔۔۔

****

"بھیا جی یہ کیا ہے۔۔۔؟"

اسد کو بلکل سہی سلامت دیکھ کر وہ دونوں جو حیران ہوئے تھے وہیں بلو کی پیشانی پر پسینہ نمودار ہوا تھا۔۔۔

لیکن پھر بلو اور رہانی کی نظر اسد کے ہاتھ میں بڑی سی تھیلی پر پڑی۔۔۔

"یہ۔۔یہ گرما گرم بیف بریانی ہے۔۔۔۔"

بولت ساتھ اسد نے بڑی سی کالی تھیلی چارپائی پر رکھ کر کھولی اس میں بریانی کے پانچ چھ بڑے بڑے شاپر تھے۔۔۔۔

"ارے واہ اچھا ہوا تو بریانی لے آیا یار کیونکہ میری بریانی اس بھکڑ بلو نے منڈ دی" خوشی سے بولتے آخر میں اس نے تیڑے منہ سے بلو کو دیکھا۔۔۔۔

بریانی کو دیکھ بلو کہ منہ سے تو خوش کے مارے الفاظ گم ہو چکے تھے۔۔۔

"سوری ڈیئر ریحان۔۔ بات دراصل یہ ہے کہ یہ بریانی صرف اور صرف بلو کے لیے ہے۔۔۔"

مسکرا کر اسد نے بہت محبت بھری نظروں سے بلو کو دیکھا۔۔۔

ہانی کا موڈ پل میں بدلا واقعی وہ دو نمبر اسد سے اچھائی کی امید کیسے کر سکتا تھا۔۔۔

"ہیں بھیا جی یہ صرف میری ہے۔۔ لیکن بھیا یہ بہت ساری ہے اس میں ہم سارے مل کر کھائیں یہ تب بھی ختم نہیں ہو گی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

بلو خوشی سے دوہرا ہو رہا تھا اور اسنے بلکل سہی کہا تھا وہ بریانی اگر وہ تینوں مل کر بھی کھاتے تب بھی ختم نہیں ہوتی۔۔۔

"نہیں بلو لیکن یہ صرف تمہارے لیے ہی ہے اور تم ابھی کھاؤ گے یہ پوری کوئی تمہیں ڈسڑب نہیں کریگا۔۔۔اب جلدی سے زرا پلیٹ۔۔ نہیں بلکہ تھال لاؤ ہانی۔۔۔"

اسد کی بات سن کر بلو کے کھلی بانچھیں ایک دم سکڑ گئیں اور ہانی پہلے نا سمجھی سے دیکھنے لگا لیکن بات سمجھ آتے ہی اسکے دل میں لڈو پھوٹنے لگے۔۔۔

"پپ۔۔پر یہ۔۔۔یہ۔۔بہت زیادہ ہے میں اتنی نہیں کھا سکتا۔۔۔"

www.novelsclubb.com

بلو روہانسی ہوا۔۔۔

"کھانا تو تمہیں پڑے گا بلو تا کہ ایک ہی بار میں تمہاری بھوک ختم ہو اور اگر تم نے نہیں کھایا تو تم یقین کرو میں تمہارا جو حال کرونگا وہ تمہاری سوچ سے بھی برا ہو گا۔۔۔"

اسد کے بولنے کے درمیان ہی ہانی تھال لے آیا پھر چارپائی کے سامنے رکھے چھوٹے اسٹول پر بیٹھ گیا۔۔۔

اب وہ یہ لائیو شو بڑی غور سے دیکھنے کا ارادہ رکھتا تھا کیونکہ کچھ دیر پہلے ہی منحوس بلو نے اسی کی بریانی پر ڈاکہ مارا تھا۔۔۔

اسد اور ہانی بلو کو خاموشی سے گھور رہے تھے اشارہ صاف تھا کہ کھانا شروع کرو۔۔

اور بیچارا بلو جس کی بھوک بریانی کو دیکھ کر چمکی تھی۔۔

اب وہ اسد کی باتیں سن کے مر چکی تھی۔۔۔

****

"تمہارے کہنے کہ مطابق وہ چور تمہیں جانتے تھے؟"

یہ مناہل تھی رحمہ کی دوست

اس وقت وہ لوگ کالج کینٹین میں بیٹھے تھے اور رحمہ نے اسے کل کے چوروں والے قصے کا بتایا تھا۔۔۔

"ہاں"

"او کے انکو نام پتا ہے تمہارا؟"

"نہیں نا یار وہی تو بول رہے تھے کہ کنچی آنکھوں والی لڑکی۔۔۔"

رحمہ جھنجھلا کے بولی وہ یہ بات اسے پندرہ منٹ سے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیا بکواس ہے یار رحمہ کوئی بھی تمہیں کنچی آنکھوں والی لڑکی بولے گا تم مان لو گی ۔۔۔اب تمہاری آنکھیں کنچی ہیں تو ہیں۔۔اب کنچی ہیں تو لوگ کنچی آنکھوں والا ہی بولینگے نہ"

"یار مناہل اسنے بولا تھا۔۔۔وہ دیکھو بھیا جی وہی۔۔۔وہییییییی کنچی آنکھوں والی لڑک۔۔۔۔

وہیی کا مطلب کیا ہوتا جیسے پہلے سے جانتے ہوں۔۔۔"

اب کے وہ غصے سے وہی کو لمبا کھینچتے ہوئے بولی مطلب یہ بات اب اتنی بھی مشکل نہیں تھی کے وہ سمجھے نہ۔۔۔

"اچھا چھوڑو گولی مارو یار وہ چور تھے کوئی بلال ابا س نہیں جسکے بارے میں ہم اتنا پریشان ہو رہے ہیں۔۔۔"

"ہمم چھوڑو میں بھی پتا نہیں کیوں اتنا سوچ رہی ہوں۔۔۔

اچھا چلو اب کچھ منگواؤ کھانے کے لیے۔۔۔"

رحمہ بھی اپنا سر جھٹک کر اب ریلیکس ہو گئی۔۔۔

مناہل: "یار رحمہ دعا کرو میرے بابا کیس جیت جائیں۔۔۔"

رحمہ: "کونسا کیس؟"

مناہل: "یار وہی ایک دو مہینے پہلے بات نہیں پھیلی تھی کے رجب جتوئی نے سر عام ایک یونیورسٹی کے لڑکے ایان کا قتل کر دیا۔۔۔"

رحمہ: "ہہ۔۔ہاں بہت دکھ ہوا تھا یار اپنے باپ کی ایک لوتی اولاد تھی اور دکھنے میں بھی کتنا پیارا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

رحمہ افسوس سے بولی اسکو جب بھی بہت دکھ ہوا تھا جب اسکو یہ پتا چلا تھا۔۔۔

"ہاں یار وہی کیس۔۔۔"

مناہل نے بھی افسوس سے کہا۔۔۔

"تو یار فکر نہ کرو کیس تمہارے پاپا ہی جیت جائیں گے دیکھنا اس رجب جتوئی کو ضرور پھانسی ہو گی۔۔ بلکہ میں تو بولتی ہو ایسے لوگوں کو کتے کی موت مرنا چاہیے۔۔۔"

یہ دعا رحمہ نے دل سے کی تھی کہ بہت جلد رجب جتوئی کو سزائے موت ہو۔۔۔

"شٹ اپ یار رحمہ۔۔ میرے پاپا رجب جتوئی کی طرف سے ہی کیس لڑ رہے ہیں ۔۔ میں تم سے بول رہی ہوں کے دعا کرو کیس جیت جائیں اور تم بول رہی ہو رجب جتوئی کو پھانسی ہو جائے۔۔"

رحمہ کی بات مناہل کو ناگوار گزری تھی۔۔۔

"لیکن مناہل تمہارے پاپا اسکا کیس کیوں لڑ رہے ہیں سب کو پتا ہے یہ قتل رجب جتوئی نے ہی کیا ہے۔۔۔ ظلم کا ساتھ کیوں دے رہے ہیں تمہارے پاپا"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"رحمہ ریلیکس پاپا غلط نہیں ہیں۔۔رجب جتوئی کے خلاف کوئی ثبوت نہیں ملا ہے جہاں قتل ہوا تھا وہاں کے لوگوں نے بھی یہی بولا ہے کہ ڈکیتوں سے ہاتھا پائی میں مارا گیا ہے وہ۔۔"

"تو پھر تم پریشان کیوں ہو رہی ہو۔۔۔؟جب کوئی ثبوت ہے ہی نہیں تو یقینن کیس تمہارے پاپا ہی جیتینگے۔۔۔"

رحمہ کو مناہل کا رجب جتوئی کی فیور میں بولنا گرہاں گزرا تھا کیونکہ اس کا اندازہ سب کو ہی تھا کہ یہ قتل رجب جتوئی نے ہی کیا ہے۔۔۔

لیکن وہ یہ بھی سمجھ رہی تھی کہ اگر مناہل رجب جتوئی کو غلط بولتی تو اسکے پاپا بھی غلط کہلاتے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"پریشانی ہے نا یار کیونکہ پاپا کیس جیت جاتے پر اب اس شخص کا کیس رومان شاہ لڑ رہا ہے۔۔۔اور وہ ثبوت نا بھی ہو تو خود بنا لیتا ہے۔۔۔"

مناہل کے رومان شاہ کس بتانے پر رحمہ کی دونوں آئبرو اوپر اٹھیں تھیں۔۔دل میں خوشی محسوس ہوئی تھی۔۔۔

وہ اپنے بابا سے اور مناہل سے کئی بار رومان شاہ کا سن چکی تھی۔۔۔

"پر جس کا قتل ہوا وہ تو غریب تھا نہ تو پھر۔۔۔!"

رحمہ نے اپنا سوال ادھورا چھوڑ دیا اسکے سوال کو سمجھتے مناہل نے خود ہی جواب دیا۔۔۔

"مفت میں لڑ رہا ہے۔۔۔۔"

منہ بنا کر کہتے اسنے نظریں پھیر لیں بنا دیکھے ہی رومان شاہ مناہل کا کرش تھا پر افسوس سے اس بار وہ اسی کے باپ کے مقابل کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

****

"بھیا جی اور نہیں کھایا جا رہا۔۔آخری بار معاف کر دو آئندہ کبھی ایسا نہیں ہو گا۔۔۔

کسی دوسرے کے کچن میں تو کیا میں اپنے کچن میں بھی نہیں گھسونگا۔۔"

بڑی مشکل سے دو پیکٹ بریانی اپنے اندر اتار کر اب وہ فل ہو چکا تھا۔۔اب اسکو یقین تھا کہ ایک بھی نوالہ اور کھایا تو پیٹ پھٹ جائے گا۔۔۔

"بلو میں تین تک گنتی گنوں گا اگر تم نے کھانا شروع نہیں کیا تو پھر بعد میں کچھ مت کہنا۔۔۔۔"

سگریٹ کے کش لیتے اسنے بلو کو بھرپور سنجیدگی سے کہا۔۔۔

بلو نے ایک التجائی نظر ہانی پر ڈالی جو اسے مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"بھیا جی اللہ کی قسم ایک موقع دے دو پلیز بھیا جی۔۔۔"

اب بس بلو کا رونا باقی تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

"بلوا گر اب میں نے تمہارے منہ سے کبھی کھانے کا نام بھی سنا یا تمنے کھانے کو دیکھ کر ہر جگہ اپنی رال ٹپکائی تو پھر انجام بہت برا ہو گا۔۔۔"

اسد نے سیگریٹ پھینکی۔۔۔

"جی بھیا جی آئندہ جب تک آپ خود نہیں بولینگے بلو کھانے کو دیکھے گا بھی نہیں۔۔۔"

بلو بولتے ساتھ فورا کھڑا ہوا کہیں واپس کھانے پر نا بٹھا دیں۔۔۔

لیکن جو پیٹ پھٹے جتنا کھایا تھا اٹھتے ہی سیدھا کھڑا ابھی نا ہوا گیا اسلیے واپس بیٹھ گیا۔۔۔

"ہانی اب یہ جو بیکٹ بچیں ہیں اسے دو پلیٹوں میں نکال لو۔۔۔"

"کیوں"

ہانی نے حیرت سے پوچھا۔۔۔

"کیوں تم نے نہیں کھانا"

اسد کے آئبر و اٹھا کے پوچھنے پر ہانی فوراً اثبات میں سر ہلاتا کھڑا ہوا اور پلیٹیں لا کر جو بریانی پیکٹ میں تھی اسے نکال کر دو پلیٹوں میں ڈالا اور ایک اسد کی طرف بڑھائی اور ایک خود لے کر بیٹھ گیا۔۔۔

لیکن کھانا شروع کرنے سے پہلے وہ بلو کو آفر کرنا نہیں بھولا تھا جس پر بلو نے اسے خونخوار نظروں سے گھورا تھا۔۔۔

****

کالج سے چھٹی کے بعد وہ کچھ دیر تقریر کی تیاری کے لیے کالج میں ہی رکی تھی۔۔۔

ابھی وہ مناہل کے جانے کے بعد کالج سے نکلی تھی چونکہ کالج سے گھر زیادہ دور نہیں تھا اسلیے وہ پیدل ہی جاتی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

چلتے ہوئے رحمہ کو اپنے اوپر کسی کی نظریں محسوس ہو رہی تھیں لیکن وہ اپنا وہم سمجھ کر انجان بنی رہی پر جب الجھن بڑھنے لگی تو اسکے قدم رکے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سامنے ہی اسد کھڑا تھا ذہن پر زور ڈالنے سے بھی اسے یاد نہیں آیا کہ اسے کہاں دیکھا ہے۔رحمہ کے قدم رکتے دیکھ اسد بھی رک گیا

اسکو بھی رکتا دیکھ رحمہ کو ڈر لگا لیکن اپنا ڈر چھپاتے وہ مڑی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتے تقریباً بھاگنے لگی۔۔۔

دل تھا جو ڈر کے مارے پھسلیاں توڑ کر باہر نکلنے کو تیار تھا۔۔۔

ویسے بھی آج کل لڑکیوں کے اغواہ ہونے کی خبریں کچھ زیادہ ہی سننے میں آ رہی تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکو اس طرح بھاگتا دیکھ اسد ہنسا تھا۔۔

اور اسکے پیچھے اور جانے کا ارادہ ترک کر کے وہ وہیں سے اسے بھاگتا دیکھنے لگا وہ اسکا

ڈر بخوبی سمجھا تھا۔۔

چند ہی لمحوں میں وہ اسکی نظروں سے اوجھل ہوئی تھی۔۔

براؤن آنکھیں پر اسرار سا مسکرائی تھیں۔

****

"تم کسے ڈرا رہی ہو عزو۔۔۔

محبت کرنے والے ڈرتے نہیں ہیں۔

اور پھر میں نے تو تم سے عشق کیا ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"ایان میں مزاق نہیں کر رہی یار۔۔اگر ڈیڈ کو پتا چل گیا تو پتا نہیں وہ کیا کریں گے

مجھے اپنی نہیں تمہاری فکر ہے۔۔۔"

عزاایان کو اپنی پریشانی بتارہی تھی وہ واقعی بہت پریشان تھی جانتی تھی کہ اگر رحمان یار جب جتوئی کو پتا چلا تو کچھ بہت برا ہوگا۔۔۔اپنی فکر اسے نہیں تھی فکر تو اسے ایان کی تھی۔۔۔

"مت کرو فکر میری۔۔۔جب تم سے نکاح کیا تھا تو آگے آنے والی مصیبتوں کو جان کر کیا تھا۔۔۔

زیادہ سے زیادہ کیا ہوگا۔۔جان سے ماردینگے نہ تمہارے گھر والے؟؟

تو جب میں نے تم سے نکاح کیا تھا نہ جبھی اپنی زندگی تمہارے نام کردی تھی۔۔۔"

عزا کی کمر پر اپنا ہاتھ باندھ کر اس نے مسکرا کر کہا۔۔

ایان کی آنکھوں میں اپنے لیے اتنی محبت اور احترام دیکھ اسکی آنکھیں خوشی سے نم ہوئیں تھیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

دل سے دعا نکلی تھی کہ ایان کی محبت اسکے باپ کی محبت کی طرح نہ ہو جو اسکی ماں کے لیے وقت کے ساتھ ساتھ نجانے کہاں کھو گئی۔۔۔

اس نے محبت سے ایان کے سینے پر اپنا سر ٹکا دیا۔۔

وہ اسکا محرم تھا جس سے وہ بہت محبت کرتی تھی اور وہ خود بھی عزا سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔۔

انکے نکاح کے بارے میں کسی کو علم نہیں تھا حتی کے عزا نے اپنی کسی دوست کو بھی نہیں بتایا تھا سوائے اپنی ماں کے۔۔۔

ایان کے ساتھ خوبصورت لمحوں کو سوچتے وہ بیڈ پر چت لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

آنکھیں ویران تھی بلکل خالی۔۔۔ لیکن ان چھوٹی سی آنکھوں میں جیسے پورا سمندر جمع تھا جو مستقل بہنے کے باوجود ختم نہیں ہوتا تھا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

آنسو کی لڑیاں بالوں میں جذب ہو رہی تھیں چہرا کسی بھی جذبے سے عاری تھا۔۔۔

وہ اپنا سب کچھ کھو چکی تھی اپنا محرم اپنی زندگی۔۔۔

ہاں وہ برباد ہو چکی تھی اور اسے برباد کرنے والے کوئی اور نہیں اسکے اپنے تھے اسکے باپ اور بھائی شدید نفرت محسوس ہوئی تھی اسے اس شان و شوکت سے اس دولت سے اس کھوکلے رشتوں سے جو صرف لوگوں کو دکھانے کی حد تک تھے ورنہ درحقیقت ان رشتوں میں کوئی محبت نہیں تھی۔۔

صرف مرے ہوئے ضمیر کے چمکتی دنیا میں رہنے والے لوگ تھے۔۔۔ جنہوں نے عزاایان جیسی موم کی گڑیا کو پتھر کا بنا دیا تھا۔۔ہاں وہ پتھر بن چکی تھی۔۔ وہ عزا جتوئی نہیں عزاایان تھی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

"اوفووو موٹی کے پاس اچھی خاصی رقم لگتی ہے۔۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بلو آج اپنے ہاتھ کی صفائی دکھانے بازار آیا تھا۔۔۔

جہاں عورتیں ایسے بھری تھی جیسے مفت کی چیزیں بٹ رہی ہوں اور بلو یہی تو چاہتا تھا۔۔۔

ابھی وہ ادھر ادھر نظریں ہی دوڑا رہا تھا جب اسکی نظر کپڑے خریدتی ایک موٹی سی عورت پر پڑی۔۔۔

اسنے پانچ ہزار کا نوٹ نکال کر دکاندار کو دیا تھا۔۔۔

اور پھر دکاندار نے بارہ سو کاٹ کر باقی پیسے اسے واپس دیے۔۔۔

اسکو ایک اور بات کی خوشی تھی وہ یہاں اسد اور ہانی کو بنا بتائے آیا تھا۔۔

یعنی آج جو بھی ملنا تھا وہ اسکے اکیلے کا تھا۔۔۔یہی سوچ بلو کو سیراب کر گئی تھی۔۔۔

وہ اسی موٹی پر نظریں جمائے بیٹھا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

پھر وہ موٹی عورت ایک ہاتھ میں تھیلی پکڑے دوسرے ہاتھ کے بازو کے نیچے پرس دبائے کھڑی ہوئی۔۔۔اسکی موٹی سی بازو کے نیچے پرس بلکل دب گیا تھا۔۔۔

تھوڑا چلنے کے بعد جب اس موٹی کو اپنے اوپر کسی کے نظروں کی تپش محسوس ہوئی تو اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا ادھر ادھر نظریں گھمائی تو اسکی نظر بلو پر پڑی۔۔

اسکے اچانک دیکھنے پر بلو جو اسی کے پیچھے کچھ فاصلے پر چل رہا تھا بوکھلا کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔۔۔

اسکے اس طرح بوکھلانے پر اس موٹی کو وہ مشکوک لگا۔۔۔

اسے نظرانداز کیے وہ واپس مڑ گئی اور آگے چلنے لگی۔۔۔

****

"بلو کہاں ہے گھنٹہ ہونے کو آگیا ابھی تک نہیں آیا۔۔۔"

اسد چارپائی پر لیٹا ہانی سے پوچھنے لگا۔۔۔

"گیا ہو گا پھر کسی کے کچن میں چوری کرنے۔۔۔ کھانے کا کتا انسان ہے وہ بچپن سے۔۔ جب یتیم خانے میں کھانا کم ملتا تھا تو آفس کے سر کا ٹفن چرا کر کھاتا تھا۔۔۔"

ہانی نے ہنستے ہوئے بتایا لیکن اسد کو اسکی بات پر ہنسی نہیں آئی بلکہ اسے دکھ ہوا۔۔۔

ہوٹلوں میں لوگ اتنا کھانا ضائع کرتے ہیں محظ شو آف کے لیے ڈھیر ساری چیزیں آرڈر کر کے ان میں سے چند لقمے لے کر انہیں ایسے ہی چھوڑ دیتے ہیں پھر اسکو ڈسٹبن میں پھینک دیا جاتا ہے۔۔

اور دوسری طرف لوگ کھانے کو بھی ترستے ہیں۔۔۔

"تم لوگوں کو تکلیف نہیں ہوتی تھی جب پیٹ بھر کر کھانا بھی نہیں ملتا تھا۔۔۔"

اب کے اسد سیدھا ہو کر سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔۔۔

اسکو سنجیدہ دیکھ ہانی تلخ سا مسکرا دیا۔۔

"'ہوتی تھی جبھی سوچا تھا کہ پڑھ کر کچھ بن کر ایک یتیم خانہ کھولونگا جو بنا کسی صدقہ خیرات کے چلے گا۔۔جہاں کسی بچے کو کھانا کیا کچھ بھی چوری کرنے کی ضرورت نہیں ہو گی۔۔۔

لیکن اگر سب کے خواب ایسے ہی پورے ہونے لگ جاتے تو کیا ہی بات تھی۔۔۔۔"

ہانی کے چہرے پر دکھ کے تاثرات نمایاں تھے۔۔۔

آج اسد نے پہلی بار اسے غور سے دیکھا تھا۔۔۔

6 فٹ سے نکلتا قد خوبصورت نقش چوڑا سینا گورا رنگ اور اس پر قیامت ڈارک براؤن آنکھوں پر لڑکیوں کی مانند گھنی اور لمبی پلکوں کی جھالر۔۔۔

www.novelsclubb.com

بلاشبہ وہ حسین مرد تھا اسد کے دل نے اس بات کی گواہی دی تھی سامنے بیٹھا شخص حسن میں اسکو ٹکر دیتا تھا۔۔۔

وہ کہیں سے بھی چور نہیں لگتا تھا۔۔اسکا حلیہ بالوں کا اسٹائل سب ایک پڑھے لکھے انسان جیسا تھا بس ایک ہی برائی تھی اس میں کے وہ اسد سے خوامخواہ خوار کھاتا تھا۔۔۔۔

"چل کھڑا ہو۔۔۔"

اسد اچانک کھڑا ہو کر بولا اسکے اچانک بولنے پر ہانی نے اپنی بھنویں اچکائی گویا سوال کیا کہاں۔۔۔

"آج کہیں اچھے سے ہاتھ صاف کرتے ہیں پھر یتیم خانے کھانا لے کر جائینگے۔۔۔"

اسد کی بات پر دومنٹ ہانی خاموش کچھ سوچتا رہا پھر کھڑا ہو گیا۔۔۔وہ اپنا یتیم خانہ تو نہیں بنوا سکتا تھا پر کچھ تو کر ہی سکتا تھا ان بچوں کے لیے۔۔اور اسد کے اب تک کے ساتھ میں وہ آج پہلی بار اسد سے متفق ہوا تھا

****

وہ موٹی مستقل اپنے پیچھے کسی کا پیچھا کرنا محسوس کر رہی تھی دو تین بار اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسے ادھر ادھر دیکھتا بلو ہی دکھا۔۔۔

اور بلو بس اس انتظار میں تھا کہ وہ پرس کو ڈھیلا چھوڑے پر وہ موٹی اتنی ہی سختی سے پرس کو اپنے بازوؤں میں دبائے ہوئے تھی۔۔۔۔

"بچاؤ بچاؤ"

www.novelsclubb.com

تھوڑا آگے چلنے کے بعد جہاں بازار ختم ہونے لگا تھا اسنے چلانا شروع کر دیا۔۔۔

سب اس موٹی کی طرف متوجہ ہو رہے تھے۔۔۔

وہیں بلو کو پرس چھیننے کا ایک بہترین موقع ملا تھا وہ ہمدرد بنتا فورا اسکے قریب ہوا تھا بلو کے ساتھ ساتھ اور لوگ بھی اسکے قریب ہوئے تھے

"کیا ہوا آپکو۔۔۔؟"

سب سے پہلے بلو نے پوچھا اس کے بعد باقی سب نے بھی بلو کی بات کی تائید کی۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ مجھے چھیڑ رہا ہے۔۔کب سے میرا پیچھا کر رہا ہے۔۔

یہ لڑکیاں اغواء کرنے والے گروہ سے تعلق رکھتا ہے۔۔۔یہ مجھے اغواء کرنا چاہتا تھا۔۔۔"

سب نے اس کے بتانے پر بلو کی طرف دیکھا کیونکہ وہ یہ الزام بلو پر ہی لگا رہی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

بلو بھی اس موٹی گیند کو دیکھ رہا تھا۔۔

کہاں وہ دھان پان سا بلو اور کہاں وہ موٹی بھینس۔۔۔

بلو کو لڑکی تو وہ کہیں سے نہیں لگی۔۔۔

"ابے اووو موٹی بھینس میں تمہیں لڑکی اغواء کرنے والا لگتا ہوں؟؟اور اگر ہوتا بھی تو لڑکیاں اغواء کرتا ہتھنیاں نہیں"

اس سے پہلے لوگ اسے مار نا یا بنا معاملہ جانے اس پر تشدد شروع کرتے بلو غصے سے بولا۔۔

آس پاس اور لوگ جمع ہو چکے تھے۔۔۔

اپنے لیے موٹی بھینس اور ہتھنی کا لفظ سن کے اس موٹی کا پارہ سوا نیزے پر پہنچا تھا اور اس کا ہاتھ گھوما اور بلو کے چودہ طبق روشن کر گیا۔۔۔

کافی دیر تک تو بلو کے کان سائیں سائیں کرتے رہے اسے سمجھ ہی نہیں آیا اس کے ساتھ ہوا کیا۔۔

www.novelsclubb.com

وہاں کھڑے لوگوں نے اس اچانک افتداد پر منہ پر ہاتھ رکھ لیا پر کسی نے کچھ کہا نہیں۔۔۔

بلو نے ہوش سنبھالتے اس فٹ بال کو دیکھا جو غصے سے اسے گھور رہی تھی۔۔۔

"اب بول کون ہے موٹی بھینس؟"

بلو کا گریبان پکڑ کر اسنے جھنجھوڑ کر پوچھا بیچارا بلو ہل کے رہ گیا۔۔۔

وہاں کے لوگ بلو کو اس سے چھڑوانے کے بجائے اب موبائل نکال کر ویڈیو بنا رہے تھے۔۔۔

"نہیں تو موٹی بھینس نہیں ہے۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

۔۔۔

تو ہتھنی ہے ہتھنی موٹی ہتھنی۔۔۔"

بلو بھی غصے سے تیز آواز میں بولا دل تو اسکا بھی کیا کہ دس بارہ زور زور سے اسکے منہ پر بھی چانٹے لگائے لیکن کیا کرتا مرد تھا عورت پر ہاتھ نہیں اٹھا سکتا تھا ورنہ ابھی جو وڈیو بنا رہے تھے وہ مل کر مارتے۔۔۔۔۔

لیکن بلو کو جلد ہی اپنے الفاظوں پر افسوس ہوا جب وہ سر عام اس موٹی سے پٹنے لگا۔۔۔

لوگ ان دونوں کو دیکھ کر ہنس رہے تھے۔۔۔

بلو بھی برابر سے بدلہ لینے کے لیے غصے میں اسے کچھ غلط بولتا اور پھر بدلے میں اور پٹتا۔۔۔۔

****

"اسد وہاں دیکھ شاید کوئی لڑائی ہو رہی ہے۔۔۔لوگوں کا جھنڈ ہے۔۔

سب کے پرس مار سکتے ہیں کسی کو پتا بھی نہیں چلے گا"

www.novelsclubb.com

خوشی سے بولتا ہانی اسد کو دیکھنے لگا اسد نے ایک نظر جھنڈ کو دیکھ کر ہانی کی بات کی تائید کی اور ہانی کے ساتھ اس طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

وہ لوگ جھنڈ کے قریب پہنچے تھے اس سے پہلے وہ دونو کسی کا پرس مارتے جھنڈ کے اندر سے مانوس سی آواز آئی۔۔

"تجھے تو کوئی اندھا بھی نہیں چھیڑے گا تو پھر میں تو آنکھوں والا ہوں گینڈی کہیں کی۔۔۔۔"

"بلو"

اسد اور ہانی ایک ساتھ بولے۔۔۔

اور پھر جھنڈ کو چیرتے اندر گھسنے لگے۔۔۔

لوگ قہقہ لگا کر ہنس رہے تھے۔۔۔

"میں آج تیری آنکھیں ہی پھوڑ دونگی پھر تو بھی اندھا ہی ہوگا جھینگے کی اولاد۔۔۔"

www.novelsclubb.com

غصے سے کہتے اسنے ایک بار پھر اپنا پرس زور سے بلو کے سر پر مارا۔۔

سامنے کا نظارا دیکھ پہلے تو اسد اور ہانی حیران ہوئے پھر انکے قہقے بھی باقی لوگوں کے ساتھ مل گئے۔۔۔

"ارے ارے میری چھوٹی بہنہ یہ کیا کر رہی ہیں۔۔ کیوں اس غلیظ کو مار کر اپنے ہاتھ اور چیزیں ناپاک کر رہی ہیں۔۔۔"

ہانی فوراً سے بیچ میں آتا اس موٹی سی عورت کے پاس آیا اور اسکا پرس جو واپس بلو کے سر پر لگنے والا تھا اسے پکڑ کر بولا۔۔

"آپ؟"

اسکے چھوٹی بہنا بولنے پر وہ رک کر تمیز سے پوچھی۔۔

غصہ ہنوز چہرے پر عیاں تھا۔۔۔

"آپ مجھے اپنا بڑا بھائی سمجھ لیں۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ہانی کے پھر بڑا بننے پر وہ کچھ نارمل ہوئی لیکن پھر بلو کو خونخوار نظروں سے دیکھنے لگی جو پہلے ہی اسے خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا جیسے ایسے ہی کچا نگل جائیگا۔۔۔

وہ ایک بار پھر مارنے آگے بڑھنے لگی جب اسد آگے آیا۔۔۔

"ارے لٹل سسٹر آپ جائیں اس بدمعاش کو ہم دیکھتے ہیں۔۔۔"

پیار سے کہتا اسد اس کے آگے آیا جس پر وہ رک گئی۔۔۔

اور اسد اور ہانی کی بات سنتے ہی بلو لاوے کی طرح پھٹنے کے لیے تیار تھا جو اس کے دونوں ساتھی اس موٹی کا ساتھ دے کر اسے برا بھلا کہہ رہے تھے۔۔۔

"سالوں میں بدمعاش ہوں۔اور یہ ہتھنی کی بچی ٹھیک ہے۔۔۔"

www.novelsclubb.com

بلو کا کہنا تھا کہ وہ ایک بار پھر اسکی جانب بڑھنے لگی۔۔۔

"ارے سسٹر ریلیکس اسکو ہم دیکھتے ہیں۔۔۔اور بھائی آپ بھی تھوڑا سوچ سمجھ کر بولیں اتنی حسین دوشیزہ کو کیسے کیسے القابات سے نواز رہے ہیں"

ہانی اس موٹی کو بولتے آخر میں بلو سے مخاطب ہوا ہانی اور اسد باتوں سے ہی اس موٹی کو کوئی پڑھے لکھے اچھی فیملی کے لگ رہے تھے۔۔۔

"یہ۔۔یہ موٹی گیند تم لوگوں کو نازک دوشیزہ لگ رہی ہے؟ اندھے ہو کیا۔۔۔ ہتھنی ہے یہ ہتھنی۔۔اچھا دھاری ہتھنی۔۔۔"

بلو کھڑا ہوتا غصے سے بولا جو اسکی مار کھا کھا کر زمین پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

اس بار بلو بول کر تھوڑا پیچھے ہوا کیونکہ وہ ایک بار پھر اسکی طرف بڑھ رہی تھی اور بلو کا نازک دل اندر سے ڈر بھی رہا تھا۔۔۔

پھر ہانی اور اسد نے پیار سے سمجھا بجھا کر اسے وہاں سے بھیجا۔۔

www.novelsclubb.com

پھر تھوڑا تھوڑا کر کے لوگوں کا جھنڈ بھی ہٹ گیا۔۔۔

ہانی اور اسد بلو کے دیکھ ہنسے جا رہے تھے۔۔اور اب بلو ان سے ناراض ہو کر آگے نکل چکا تھا۔۔۔

****

میں اتنا کیوں سوچ رہا ہوں۔۔۔

کیا ہو گیا ہے تمہیں زایان آج سے پہلے تو میرا دل کبھی کسی کی طرف نہیں کھینچا تو صرف آنکھیں دیکھ کر کیسے اتنا بے خود ہو سکتا ہے

"۔۔

مال میں مریم کو دیکھے اسے دو دن ہو چکے تھے۔

اور ان دو دنوں میں ان دو سیاہ آنکھوں نے اسے لمحے کے لیے بھی چین نہیں لینے دیا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

ابھی بھی وہ شیشے کے سامنے کھڑا خود کو بغور دیکھ رہا تھا۔۔

اپنے دل کی کیفیت سمجھ کر اسکے ہونٹوں پر دلکش مسکراہٹ آئی۔۔۔

اب تک صرف سنا تھا پر اسکو خود کو پہلی نظر میں محبت ہو جائے گی اسے نہیں پتا

تھا۔۔۔

وہ بھی صرف آنکھیں دیکھ کر۔۔۔

"پتا نہیں کون تھی۔۔۔کچھ پتا بھی تو نہیں ہے زایان تمہیں۔۔۔"

بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔۔

****

"امی کیسی لگ رہی ہوں میں۔۔۔؟ صبح صبح چہکتی تیار ہو کر وہ ٹیبل پر آئی تھی

جہاں

میرب بریڈ پر جیم لگا رہی تھیں اور مریم سفیان کو سریلیک کھلا رہی تھی۔۔۔

۔۔۔ایک نظر فاطمہ پر ڈال کر وہ واپس اپنے جیم لگانے میں مصروف ہو گئیں۔۔

مریم نے بھی اسے دیکھا۔۔

پرپل کلر کے لانگ جالی کے فراک میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

فراک پر شاکنگ پنک کلر کا نفیس کام ہوا تھا۔۔

کام کی میچنگ کا ہی اسکارف باندھے۔۔ڈپٹا شانوں پر ڈالے

ہلکے گلابی رنگ کا گلوس لگائے۔۔

آنکھوں میں کاجل کی لکیر کھینچیں اور لمبی پلکوں کو مسکارے سے اور لمبا کیے وہ سادی سی تیاری میں بھی حسین لگ رہی تھی۔۔۔

اور اس پر کمال تھوڑی کے لیفٹ سائیڈ پر چمکتا تل۔۔۔۔

"روٹھے ہو تم تمکو کیسے مناؤں اماں؟ بولو نا؟ بولو نا!!!!!!"

www.novelsclubb.com

ٹیبل بجاتے ایک بار پھر اپنی سریلی آواز کے بے سرے سر بکھیر نا وہ شروع کر چکی تھی۔۔۔۔

اسکی آواز سن کے سفیان جو سریلیک کھا رہا تھا۔۔

کھلکھلانا شروع کر دیا اور ہاتھ اپنے منہ پر مارا جہاں مریم چمچہ لے جا رہی تھی اور پھر چمچ کا سریلیک سفیان کے منہ پر گر گیا۔۔۔

بیچاری مریم۔۔۔جب جب فاطمہ گانا گاتی تھی اسکے ساتھ کچھ برا ہی ہوتا تھا۔۔

ایک تیکھی نظر فاطمہ کے سجے سنورے روپ پر ڈال کر وہ سفیان کا منہ صاف کرنے لگی۔۔۔

"یہ تو غلط بات ہے امی جب ابو یہ گانا گاتے ہیں تب تو فوراً مان جاتی ہیں۔۔۔اب میں گا رہی ہوں تو نہیں مان رہیں۔۔۔"

ڈبل روٹی پر انکا جیم لگاتا ہاتھ رکا تھا۔۔غصے سے انہوں نے فاطمہ کو گھورا جسے زرا تمیز نہیں تھی کہ کس سے کیا بات کرنی ہیں۔۔۔

انکے گھورنے پر فاطمہ کو بھی احساس ہوا کے وہ غلط بول چکی ہے۔۔۔

"ایسے نہ مجھے آپ دیکھیں سینے سے لگا لونگی۔۔آپ کو میں چرا لونگی آپ سے دل میں چھپا لونگی۔۔۔۔۔اور پھر ابو ڈھونڈتے رہ جائینگے۔۔۔"

سیریس گاتے گاتے آخر میں وہ پھر بھٹک گئی۔۔۔

ایک شاندار گھوری سے فاطمہ کو نواز کر وہ سر جھٹک کے رہ گئیں۔۔۔

ڈاکٹر عارف اور انکی بیٹی فاطمہ عارف کا کوئی علاج نہیں تھا۔۔انکے پاس تو ہر گز نہیں ۔۔۔

فاطمہ کا موبائل بار بار بج رہا تھا۔۔آج انکی یونی میں پارٹی تھی۔۔اور ابھی اسکی دوستیں اسکے گھر کے پاس گاڑی میں بیٹھیں اسکا انتظار کر رہی تھیں۔۔۔لیکن جو بھی ہو وہ اپنی امی کو ناراض چھوڑ کر نہیں جا سکتی تھی۔۔۔

"اہیہیہمیییی"

"آپ نے اگر پیار سے دیکھا نہیں مجھ کو تو چھوڑ کر گھر میں چلی جاؤنگی۔۔۔"

انکے مصنوعی غصے پر فاطمہ نے پھر ایک سر لگایا اور اس بار میرب نا چاہتے ہوئے بھی ہنس دیں۔۔۔

"ہنسی تو پھنسی"

مریم اور فاطمہ نے ایک ساتھ کہا۔۔۔

وہ فاطمہ کے پاس بار بار فون آتا دیکھ چکی تھیں اور یہ بھی سمجھ چکی تھیں کے وہ لیٹ ہو رہی ہے اسلیے زیادہ تنگ کرنے کا ارادہ ترک کر وہ مان گئیں۔۔۔

پھر فاطمہ انکے اور مریم کے گال پر ایک ایک کس اور سفیان کے گال پر چار پانچ کس کر کے باہر کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

"بس کر یار تھک نہیں رہا۔۔۔"

حماد نے آجز آ کر بولا۔۔اس نے ارحم کے ڈیڈ کو سحر کی پک دے تو دی تھی پر بعد

میں خود ہی ڈر گیا تھا۔۔

کہیں ارحم بدلہ لینے کے لیے کچھ اور نہ کر دے۔۔۔

ویسے ہی جب اسکے ڈیڈ کے پاس اسکی اور اسکی ایکس گرل فرینڈ کی پک گئیں

تھیں۔۔

تو بہت برا ہوا تھا۔۔۔

ہوا یہ تھا کہ حماد کے ڈیڈ نے اسے ایک زوردار تھپڑ بطور اعزاز دیا تھا اور پھر دو تین

گھنٹے اسے ڈانٹ کر آخر میں غصے سے گھر بدر کر دیا تھا۔۔۔

انکا کہنا بھی ٹھیک تھا کہ انکا بیٹا انکی عزت اچھال رہا ہے۔۔

اب ہر امیر گھرانہ تو بے شرم نہیں ہوتا نہ۔۔

www.novelsclubb.com

اور پھر دو دن پھپھو کے گھر گزارنے کے بعد واپس گھر بلا لیا تھا اس وارننگ کے ساتھ کے اب دوبارہ ایسی کوئی حرکت نہیں ہو گی۔۔۔

حماد کی ڈرنک کرنے کی بات بھی حماد کے ڈیڈ کو ابھی تک نہیں پتا تھی۔۔

وہ جبھی ڈرنک کرتا تھا جب اسکے ڈیڈ ملک یا شہر سے باہر ہوں آفس کے کام کے سلسلے میں۔۔

اب اگر ارحم نے ڈرنک کرنے والی بات بتا دی تو گھر بدر نہیں دنیا بدر ہونا پڑتا۔۔۔۔

اسی لیے اپنی کل کی حرکت کے بعد اب وہ ارحم کو ڈھونڈتے باکسنگ کلب میں موجود تھا۔۔

اور اسکا اندازہ سہی تھا ارحم یہیں تھا اور مستقل باکسنگ کرتے اسے آدھا گھنٹا گزر چکا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اور اب حماد بیزار ہو رہا تھا۔۔۔

"نہیں تھک رہا اور تھکونگا بھی نہیں کیونکہ اس پنچنگ بیگ کی جگہ میں تجھے تصور کر رہا ہوں۔"

بیگ کو اپنے ہاتھ سے روک کر اسنے سنجیدگی سے حماد دیکھتے کو کہا۔۔۔

"ابھی تک ناراض ہے یار۔۔۔ تو نے بھی تو ڈیڈ کو پکس سینڈ کی تھی نہ؟؟"

"ہاں میں نے کی تھی پر سچ کی تھی۔۔ تو نے جھوٹ بولا۔۔ سحر میری گرلفرینڈ نہیں ہے۔۔۔"

"ہاں نہیں ہے تو کیا ہوا ہو جائے گی یار۔۔ تیرے میں انٹرسٹڈ ہے۔۔۔"

"کبھی نہیں ہو گی۔۔ وہ ہو گی انٹرسٹڈ پر مجھے اس میں زرا انٹرسٹ نہیں ہے۔۔۔"

کندھے اچکاتے اب وہ اوپر فلور پر بنے جم میں آ چکے تھے جسکی فرنٹ کی بڑی وال گلاس کی تھی۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"کیوں یار اتنی پیاری تو ہے اور اتنی بے ہودہ بھی نہیں ہے۔۔۔"

"اتنی نہیں ہے پر ہے تو نہ۔۔وہ ارحم الیاس کو نہیں پسند بس بات ختم۔۔۔"

اب وہ ڈمبلز اٹھا کر اوپر نیچے کر رہا تھا۔۔۔

"پر کیوں نہیں پسند۔۔؟اتنی اچھی تو ہے۔۔۔"

"تجھے پسند ہے؟"

ڈمبلز نیچے رکھ کر اپنے سینے پر ہاتھ باندھ کر اب وہ حماد کے سامنے کھڑا ہو گیا۔۔۔

"ہاں پسند ہے۔۔۔"

حماد کو تو وہ پہلی نظر میں ہی پسند آئی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

"تو پھر تو بنا لے اسے گرلفرینڈ۔۔۔"

کندھے اچکا کر بولتے وہ چھوٹے سے تولیے سے اپنا پسینہ صاف کرتے کرسی پر بیٹھ گیا۔۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پر اسے میں نہیں پسند نہ "

منہ بسور کر حماد نے گویا اپنی تکلیف شیئر کی۔۔۔

"ہاہاہا تو یہ تیرا مسئلہ ہے میرا نہیں۔۔۔"

اسکا مزاق اڑاتا وہ ہنس دیا۔۔

اور ارحم کا ہنسنا حماد کو جلا گیا۔۔۔

"تو پھر تو اس سے بات کلیئر کر لے کے تو اس میں بلکل انٹرسٹڈ نہیں ہے اور نہ کبھی ہو گا۔۔۔ پھر ہو سکتا ہے وہ مجھے پسند کرنے لگ جائے"

"اممم میرے خیال سے تین چار دن پہلے ہی اپنے باپ سے پٹا ہے تو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

ارحم نے ایک اور بار مزاق اڑایا۔۔۔

"بکواس بند کرو۔۔۔ اور آج رات میں اسے کلب میں بلا رہا ہوں جو بھی بات ہو کر لینا۔۔۔"

"اچھا۔۔۔"

مزاق اڑاتی نظروں سے وہ حماد کو دیکھنے لگا اسکی نظروں سے جھنجھلا کر حماد وہاں سے اٹھ گیا۔۔۔

****

میرب صوفے پر بیٹھی کوئی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مصروف تھیں۔۔۔

فاطمہ بھی صوفے پر بیٹھی موبائل میں مصروف تھی۔۔۔

مریم اپنے کمرے میں تھی۔۔

فاطمہ کی نظر دروازے کی جانب اٹھی تو اٹھی کی اٹھی رہ گئی۔۔۔

www.novelsclubb.com

سامنے ہی اسکا دل عزیز بھائی اسامہ کھڑا تھا۔۔۔

خوشگوار حیرت لیے وہ دروازے پر اسامہ کو کھڑے گھور رہی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ خوشی سے چیختی اسامہ کے خاموش رہنے کے اشارے پر لب دانتوں تلے دبا گئی۔۔۔

"اسلام و علیکم خاتون جان۔۔۔"

میرب کے کان کے پاس جھک کر ہلکی سی سرگوشی کرتے وہ میرب کو ساکت کر گیا۔۔۔

حیرت سے میرب نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو پل میں آنکھیں خوشی سے نم ہو گئیں۔۔۔

اٹھ کر اپنے لخت جگر کو گلے لگا کے وہ رو دیں 8 مہینے بعد آج وہ اپنے بیٹے کو دیکھ رہی تھیں۔۔

آنکھوں میں خوشی کے آنسو لیے وہ اپنے بیٹے کو جابجا چوم رہی تھیں

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر میرب سے باتیں کرنے کے بعد میرب نے اسے مریم اور سفیان سے ملنے کا کہا۔۔۔

اپنے بیٹے کے جذبات سے وہ واقف تھیں۔۔اسامہ نے اب تک اپنے بیٹے کو روبرو نہیں دیکھا تھا صرف تصویروں اور وڈیو کال پر دیکھا تھا۔۔

سفیان کی پیدائش سے دو مہینہ پہلے وہ ملنے آیا تھا اسکے بعد اب آرہا تھا۔۔

میرب عارف صاحب کو بھی کال کر رہی تھیں پر اسامہ نے انہیں بتایا کہ عارف صاحب پہلے ہی اسکی آمد سے واقف تھے۔۔

آج انکے پاس سرجری کا کیس تھا اسلیے انکو آنے میں تھوڑی دیر ہو جائے گی۔۔۔

www.novelsclubb.com

وہ ابھی نہا کر نکلی تھی۔۔

سفیان سو رہا تھا۔۔۔

وہ ڈریسنگ ٹیبل پر کھڑی بالوں میں برش کر رہی تھی اتنے میں ہاتھ لگنے کی وجہ سے پنوں کا باکس نیچے گر گیا۔۔

****

وہ کمرے کے باہر کھڑا سوچ رہا تھا کہ اسکو دیکھ کر مریم کا ری ایکشن کیا ہو گا۔۔۔

وہ خود بھی بہت ایکسائیٹڈ تھا اس دشمن جان کی تاثرات دیکھنے کے لیے۔۔۔ ہر وقت ہی تو وہ یاد آتی تھی اسامہ کو۔۔

اسکے لبوں پر وہ مخصوص مسکراہٹ جو ہمیشہ اسکے چہرے کو اور نکھارتی تھی۔۔۔

وہ اپنے بیٹے کا سوچ کر بھی بے انتہا خوش تھا۔۔

کتنی خواہش کی تھی اس نے کے جب اسکا بیٹا اس دنیا میں آئے تو سب سے پہلے اسکی گود میں آئے۔۔ لیکن ممکن نہ ہوا اور آج وہ اسے چھونے والا تھا اپنے گلے لگا کر اسے محسوس کرتا اسکے وجود کا حصہ پانچ مہینے کا ہو چکا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

لمبی سانس لیکر وہ کمرے میں داخل ہوا۔۔

کمرے میں داخل ہوتے ہی سیدھی نظر اس دشمن جان پر پڑی جو ڈریسنگ ٹیبل کے پاس نیچے بیٹھی کچھ چن رہی تھی شاید۔۔

اسامہ کی طرف اسکی پشت تھی۔۔۔

کمر پر گیلے بال بکھرے اسکے ابھی نہانے کا پتا دے رہے تھے۔۔

خاموشی سے چلتا وہ اسکے پیچھے کھڑا ہو گیا۔۔۔

پنیں چن کر مریم اٹھی تو نظر ڈریسنگ ٹیبل کے آئینے پر گئی اور اس میں نظر آتے اپنے پیچھے کھڑے اسامہ کے عکس پر بھی لیکن بے دیہانی میں غور نہ کرتے وہ واپس نظریں جھکا گئی۔۔اور پھر دماغ میں جھماکا ہوا اور حیرت سے واپس نظریں اٹھائیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکے ایکسپریشن دیکھ کر اسامہ کی مسکراہٹ گہری ہوئی وہ حیرت کی مورت بنے کھڑے رہی اسکو حیران دیکھ اسامہ نے اپنی ہنسی دبا کر اسکا رخ اپنی جانب موڑا اور اسے حیران پریشان چھوڑ کر ایسے ہی اپنے حصار میں لے لیا۔۔۔

اسامہ کے کندھے پر سر ٹکائے اسکی آنکھیں کب بہنا شروع ہوئی اسے علم نہیں ہوا پر اپنے کندھے پر نمی کے احساس سے اسنے مریم کو خود سے الگ کیا تو اسکا چہرا آنسوؤں سے تر تھا۔۔۔

اسکو مریم پر اتنا پیار آیا کے اگر اس وقت مریم اسامہ۔۔۔اسامہ عارف سے جان بھی مانگتی تو وہ خوشی خوشی بنا وجہ پوچھے دے دیتا۔۔۔

اسکے تر چہرے کو دونوں ہاتھوں میں تھام کر اسنے مریم کا ماتھا چوما۔۔

یہی تو تھی جس سے اسامہ عارف بے انتہا محبت کرتا تھا۔۔واحد لڑکی جسکے بارے میں آج تک اسنے سوچا تھا اور آگے بھی سوچنا تھا۔۔۔

www.novelsclubb.com

****

سفیان کو سوتے میں ہی وہ بہت پیار کر چکا تھا۔۔

اپنے باپ کی ڈارھی مونچھوں کی چبھن محسوس کر کے وہ نیند میں ہی روتی شکل بناتا

اور پھر واپس سو جاتا۔۔۔

اب تک وہ سب کے خوشی کے آنسو دیکھ رہا تھا پر اب اپنے بیٹے کو جب اسنے پہلی دفع

اپنے بازوؤں میں اٹھایا تھا تب اسکی آنکھوں سے بھی آنسو نکلے اور اسکی داڑھی میں

گم ہو گئے۔۔۔

کافی دیر تک یہی سلسلہ چلتا رہا پر شاید نہیں یقینن اسکا بیٹا بھی اسکی بہن کی طرح نیند

کا شیدائی تھا اسلیے اتنی چبھن کے بعد بھی نہیں اٹھا۔۔

اسامہ فریش ہونے گیا تو مریم بھی خوشی سے فورا نیچے گئی۔

آج اس نے بہت سارا اہتمام کرنے کا سوچا اور سارا اسامہ کی پسند کا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسامہ فریش ہو کر نکلا تو مریم کمرے میں نہیں تھی۔۔

وہ جانتا تھا کہ اسکی بیوی اب رات تک کہاں مصروف رہے گی۔۔۔

اسکی نظر بیڈ پر پڑی تو سفیان اٹھ چکا تھا اور خود ہی کھلکھلاتا اپنے ہاتھ پاؤں چلا رہا تھا۔۔۔

اسکو کھلکھلاتے دیکھ اسامہ مسکراتا اسکے پاس آیا اور اسے اپنے ہاتھوں میں اٹھا لیا۔۔۔

اسامہ کے اٹھاتے ہی سفیان کی کھلکھلاہٹ کو بریک لگا۔۔۔

پہلے وہ غور سے اپنے باپ کو دیکھنے لگا لیکن کافی دیر دیکھنے کے بعد بھی اسامہ کا چہرا شناسا نہ لگا تو پہلے رونی صورت بنائی اور پھر چند سیکنڈ میں فل والیوم میں رونا شروع کر دیا۔۔

www.novelsclubb.com

اسکو روتا دیکھ اسامہ کی مسکراہٹ سمٹی وہ اسے چپ کرواتا ادھر سے ادھر ٹہلنے لگا لیکن پھر بھی اسکے چپ نہ ہونے پر وہ سفیان کو کمرے سے لے کر نکل گیا۔۔

نیچے آیا تو کچن سے باتوں کی آوازیں آرہی تھیں۔۔۔

اسنے اپنے قدم کچن کی جانب بڑھائے۔۔ کچن میں آیا تو اسکی ماں بہن اور بیوی تینوں کھانا بنانے کے ساتھ باتوں میں بھی مشغول تھی۔۔

سفیان کی رونے کی آواز سن کر سب نے کچن کے دروازے پر دیکھا تو اسامہ سفیان کو لیے پریشانی سے کھڑا تھا۔۔۔

اسکی پریشانی سمجھ کر فاطمہ نے آگے بڑھ کر سفیان کو اسامہ سے لیا تو وہ لمحوں میں چپ ہو گیا۔۔۔

www.novelsclubb.com

اسکو اچانک چپ ہوتا دیکھ اسامہ حیران ہوا اسے یقین نہیں آیا کہ یہ وہی سفیان ہے جو ابھی اتنا رو رہا تھا۔

-

"پریشان نہ ہو اسامہ ابھی وہ تمہیں پہچانتا نہیں ہے اسی لیے رو رہا تھا۔۔۔

اور پھر گیا بھی فاطمہ پر ہے۔۔۔"

آخر میں شرارت سے کہتے انہوں نے فاطمہ کو دیکھا انکا اشارہ پریشان کرنے پر تھا۔

انکی بات کا مطلب سمجھتے وہ مسکرا کر دیا۔۔۔

فاطمہ نے ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا پھر فخریہ ناک سے مکھی اڑائی۔۔

اسے تو خوشی تھی سفیان اس پر گیا تھا۔۔۔

****

www.novelsclubb.com

"مجھے بھی دیکھنا ہے یار کیسا ہے وہ چور؟ باتوں سے تو کافی انٹرسٹنگ لگ رہا ہے۔"

"مائے فٹ اور اگر تمہیں اتنا شوق ہو رہا ہے نہ دیکھنے کا تو آج اس سے تمہیں ملوا دیتی ہوں کہتی ہوں اس سے شادی کریں یہ آپ کو دیکھنے کی خواہشمند ہے۔ پھر دیکھنا ساری زندگی اسے۔"

رحمہ جل کر بولی اسنے آج صبح ہی فری پیریڈ میں مناہل کو ساری بات بتائی تھی اور جب سے اب تک وہ رحمہ کو تنگ کر رہی تھی۔

کبھی مسز چورنی تو کبھی مسز لوفر بول رہی تھی۔

غائبانہ طور پر ہی سہی لیکن اس کا ذہن صبح سے اسد کے گرد ہی گھوم رہا تھا۔۔

"دکھنے میں کیسا ہے؟"

جلدی جلدی رحمہ کے قدم سے قدم ملاتی وہ اسکے ساتھ ہوئی کیونکہ فلحال تو رحمہ ایسے چل رہی تھی جیسے ریس میں ہو۔

یہ اسکی عادت تھی جب اسے غصہ آتا تھا اسکی چلنے کی رفتار بڑھ جاتی تھی۔

"مجھے نہیں پتا"

لٹھ مار جواب۔

"یار میں صرف ایسے ہی پوچھ رہی ہوں۔پتا تو چلے دکھنے میں کیسا ہے۔کیونکہ چور موالی گٹکا وغیرہ کھاتے ہیں نہ چھی انکے دانت دیکھ کر ہی الٹی آتی ہے۔"

کندھے اچکا کر مناہل نے جھرجھری لی۔

"وہ گٹکا نہیں کھاتا۔اسکے دانت بلکل صاف تھے"

اسنے سرسری انداز میں اسکی بات کی تردید کی۔

"اوہ اچھا پھر یقینن شراب پیتا ہوگا تم نے ٹی وی میں دیکھا نہیں ہے ایسے چور اور ڈکیتوں کی آنکھیں پیلی اور لال ہوتی ہیں۔۔اسکی بھی ایسی تھیں کیا؟"

"نہیں اسکی آنکھیں ایسی نہیں تھیں براؤں کلر کی تھیں لیکن کانچ جیسی صاف وائٹ تھیں۔۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ایک بار پھر تردید کی آنکھوں کے سامنے اسکی مسکراتی زچ کرتی آنکھیں آئیں۔

"اچھا خیر ہے یار کالے پیلے رنگ پر صاف ستھرے دانت اور آنکھیں اور بھیانک لگتی ہیں"

مناہل نے ایک بار پھر جھر جھری لی۔

"اسکا رنگ کالا نہیں تھا۔ گورا ہے وہ گلابی گلابی۔۔"

ایک بار پھر آنکھوں کے سامنے اسکا دھوپ کی تپش سے لال ہوتا چہرا آیا۔

"اچھا خیر جو بھی ہو پر وہ لوگ جو تیل بھر کر چپ چپ کر کے جو بال بناتے ہیں نہ توبہ۔"

www.novelsclubb.com

مناہل نے ایک بار پھر اپنی ہنسی دبائی۔

"نہیں اسکے بال بھی براؤن کلر کے تھے اور تیل نہیں لگا تھا لیکن سلکی تھے۔"

پر سوچ انداز میں وہ ایک بار پھر اسد کو تصور کرنے لگی۔

"اور قد کتنا تھا۔۔بونا تھا کیا۔۔

اور یقینن تیلی جتنا پتلا بھی ہو گا۔۔"

اب مناہل سے اپنی ہنسی روکنا مشکل ہو رہا تھا۔

"نہیں مجھ سے لمبا تھا میں آئی تھنک اسکے کندھے تک آرہی تھی۔۔۔اور تیلی جیسا نہیں تھا نہ موٹا تھا نہ پتلا۔"

ماتھے پر بل ڈالے وہ پرسوچ انداز میں بولی۔۔

اور پھر نظر مناہل پر گئی تو ماتھے پر ڈلے بل کھل گئے۔

وہ اپنی ہنسی ضبط کرنے کی لاکھ کوششیں کر کے بھی کامیاب نہیں ہو پائی تھی۔۔

"سیریسلی رحمہ لوفر تم اسے بولتی ہو پر لوفرانہ حرکتیں تو تمہاری ہیں۔ صحیح تو کہا تھا بے چارے نے کے تم اسے تاڑ رہی تھی۔ دیکھو کیسے اسکا ایک ایک نقش رٹا ہوا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

ہنستے ہوئے وہاں سے بھاگی کیونکہ اب رحمہ اسے مارنے کے لیے اپنا بھاری رجسٹر اٹھا چکی تھی۔۔۔

****

"سوچ لے ہانی۔ موقع بار بار نہیں ملے گا۔ صرف دو تین تھپڑ کھانے کی بات ہے۔ "

اسد نے اسے ایک بار پھر منانے کی کوشش کی۔۔

"نہیں بھئی میرا خوبصورت چہرا مجھے عزیز ہے۔۔

بلو کی طرح لڑکیاں چھیڑ کر میں اپنا کباڑا نہیں کروانا چاہتا۔۔"

ہانی نے کان کو ہاتھ لگاتے بلو کو دیکھا جو اسکی بات سن کر تلملا گیا۔ لیکن بولا کچھ نہیں کیونکہ فلحال ناراضگی چل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ارے یار بلو کا چہرا تو پہلے ہی خراب تھا اسلیے اور برا الگ رہا ہے۔ تمہارا تو اتنا پیارا ہے دونوں گالوں پر بھی نیل پڑ گیا تو برا نہیں لگے گا۔"

ہانی کو بولتے اس بار اسد نے بھی بلو کی ٹانگ کھینچی۔

اب کے بلو سے برداشت نہیں ہوا تو دونوں پر قہر برساتی نظر ڈال کر گھر سے باہر نکل گیا۔

"اب سیریس ہو ہانی۔ صرف تھوڑی دیر کی بات ہے پھر ایک مہینے تک میرا حصہ بھی تیرا۔"

اسد نے دن بڑھائے پہلے پندرہ دن تھے اب مہینہ کر دیا۔

"پکا ہے کہ پورے مہینے تیرا حصہ بھی میرا ہو گا۔؟"

اسد: "ہاں پکا ہے"

"ٹھیک ہے لیکن یاد رکھنا کہ کوئی آس پاس نہ ہو اور تم بھی صرف دو تین تھپڑ مارو گے پر منہ پر نہیں کمر پر وہ بھی ہلکے ہلکے۔۔"

ہانی رضامند ہوا اور ساتھ ساتھ اپنی شرطیں بھی بتائیں۔۔

"او کے کتنے بجے چلنا ہے؟"

اسد: "بس ابھی ایک گھنٹا ہے"

ہانی: "ویسے قدرے بے کار آئیڈیا ہے۔ ہر سستا سٹر ک چھاپ عاشق یہی کرتا ہے۔"

اسد نے اسے قدرے گھور کر دیکھا وہ اسے سستا سٹر ک چھاپ عاشق بول رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میرا مطلب لڑکیاں یہی سمجھتی ہیں۔ بہت کومن ہے یہ۔

تم کچھ نیا کیوں نہیں ٹرائے کرتے۔"

"بکواس بند کرو جتنا بولا ہے اتنا کر دو۔۔ مشورے کی ضرورت نہیں ہے مجھے۔"

اسد نے سنجیدگی سے بولا۔

ورنہ غصہ تو اتنا آیا تھا کہ منہ توڑ دے پر ابھی کام نکلوانا تھا وہ کہتے ہیں نہ وقت پڑنے پر گدھے کو بھی باپ بنانا پڑتا ہے۔۔

ہانی کندھے اچکا کر خاموش ہو گیا مطلب صاف تھا۔

مرضی ہے تمہاری میں نے تو بس مشورہ دیا ہے میری بلا سے جہنم میں جاؤ۔۔۔

****

آج چھٹی میں مناہل بھی اسکے باہر اسکے ساتھ کھڑی ہوئی۔

وہ اسد کو دیکھنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر وہ باہر کھڑی رہیں پر جہاں روز اسد اسکا انتظار کرتا وہ جگہ خالی تھی۔

پھر ناچار مناہل نے اسے اللہ حافظ کہا اور دوسری طرف بڑھ گئی جہاں اسکا بھائی اسے لینے آیا تھا۔

رحمہ بھی سر جھٹکتی گھر کی طرف جاتے راستے پر چل دی۔

اسے عجیب الجھن ہو رہی تھی وہ تقریبا روز اسکے پیچھے آ رہا تھا انجانے میں ہی سہی پر اسکے پیچھے آنے سے اسے تحفظ محسوس ہوتا تھا۔

"شاید مجھے پاپا کو نہیں بتانا چاہیے تھا"

زیر لب بڑبڑائی۔

"نہیں بلکل ٹھیک کیا میں نے کتنی بد تمیزی کر رہا تھا وہ۔

اور پاپا کے بارے میں بھی بکواس کر رہا تھا۔"

ناگواری سے کہتے اپنی سوچوں کو لگام ڈالنے کی ناکام کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

"پتا نہیں پاپا نے کیا؟ کیا ہوگا اسکے ساتھ۔"

"دیکھنے میں تو اچھا خاصہ پڑھا لکھا لگتا ہے۔

اور مناہل بھی تو سہی کہہ رہی اسکا حلیہ ویسا تو نہیں جیسا چور چماروں کا ہوتا ہے۔

نہیں پر اسکی ڈریسنگ کیسی چھچھوری ہے۔"

"میں کیوں اتنا سوچ رہی ہوں۔میری طرف سے تو بھاڑ میں جائے چور کہیں کا۔"

اپنی ہی سوچوں سے جھنجھلا کر اسنے اپنی سوچیں جھٹکیں۔

"لیکن بات کرنے کے انداز سے وہ چور نہیں لگتا۔پڑھا لکھا لگتا ہے۔

آہاں شاید روزگار نہ ملنے کی وجہ سے چوری شروع کردی ہو گی۔"

ہاں اس سوچ سے وہ مطمئن ہوئی تھی۔

"پر روزگار کمانے کے لیے تھوڑی جدوجہد کرلیتا یہ کیا بات ہوئی کے چوریاں کرنا شروع کردی اب اگر ہر کوئی یہی کرنے لگ گیا تو ہو گیا پھر ملک نیلام۔"

www.novelsclubb.com

"اگر چوری چھوڑ دے اور اپنا ڈریسنگ سینس سہی کرلے تو قابل قبول ہو گا۔"

"افف توبہ رحمہ وہ جیسا بھی ہے تم کیوں سوچ رہی ہو۔مناہل نے تمہارا دماغ خراب کر دیا ہے۔"

اب کے اسے اپنی خود ساختگی پر غصہ آیا تھا ابھی وہ خود کو اور ملامت کرتی جب اسے اپنے عقب سے سیٹی کی آواز آئی۔

اپنا وہم سمجھ کر وہ آگے بڑھی جب ایک بار پھر سیٹی کی آواز آئی اور ساتھ میں کسی نے جملہ بھی کسا۔

"اوہو جان من۔اکیلے اکیلے باتیں کرتے ہوئے جا رہی ہو لگتا ہے کوئی اور سننے والا نہیں۔

تو ہم سے باتیں کر لو۔کچھ اپنی سناؤ کچھ ہماری سنو۔"

لوفرانہ انداز میں بولتے وہ کوئی اور نہیں ہانی تھا۔

جو چھچھورے پنے سے بولتے اسکے پیچھے چلنے لگا تھا۔۔

پل میں رحمہ کی پیشانی پر ننھے قطرے جمع ہوئے تھے۔

اسے اب واقعی اپنی کل کی غلطی پر شدت سے افسوس ہوا اسے اپنے پاپا کو اسد کی شکایت نہیں کرنی چاہیے تھی۔

اگر وہ کل شکایت نہ کرتی تو اسد ساتھ ہوتا اور ابھی یہ چھچھورا اسکا پیچھا نہ کر رہا ہوتا۔

اپنا ڈر کنٹرول کر کے وہ خود کو مضبوط ثابت کرتی جلدی جلدی چلنے لگی۔ البتہ اسکے چلنے اور بھاگنے میں کوئی فرق نہیں تھا۔

اسے اس طرح بھاگتے دیکھ کچھ لمحے کے لیے ہانی بوکھلا گیا پر جلد ہی خود کو نارمل کرتے وہ بھاگا اور رحمہ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

اسکے اچانک سامنے آنے پر پہلے تو رحمہ بوکھلا کر فوراً پیچھے ہوئی۔ اب کے ڈر چہرے سے صاف عیاں تھا پر اس سے زیادہ ڈر ہانی کے چہرے سے ٹپک رہا تھا۔

وہ لڑکی چھیڑنے کا کام پہلی بار کر رہا تھا وہ بھی دن دھاڑے مانا کے گلی بلکل سنسان تھی یہاں کے بڑے بڑے گھر بھی بلکل ویران معلوم ہوتے تھے لیکن اگر سامنے کھڑی لڑکی ہی اسے پیٹنے لگ جاتی تو وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

رحمہ اسکا ڈر ضرور دیکھتی اگر وہ خود ڈری ہوئی نہ ہوتی۔

وہ آج تک ناولز میں پڑھتی آئی تھی کہ جو لڑکیاں اغواء ہوتی ہیں انکو کس جہنم میں پھینکا جاتا ہے۔ وہ خوف سے دو قدم پیچھے ہوئی۔ اب وہ کوئی ناول ہیروئن تو تھی نہیں جسے آخری لمحے میں ہیرو بچانے آجاتا۔

ایک چور جیسا ہیرو زندگی میں آیا تھا جسے اس نے خود ہی کل فارغ کروا دیا تھا۔

"کک۔۔ کہاں بھاگ رہی ہو۔؟

ڈر کیوں رہی ہو جان من میں چھیڑ دیتا۔ اوہ مطلب میں چھوڑ دیتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

اسکی آنکھوں میں خوف کے ساتھ نمی دیکھ کر بامشکل ہانی نے اپنی گھبراہٹ پر قابو کیا تھا۔

ورنہ ابھی اسکا اپنا دل بھی ننھے چوزے کی طرح زور زور سے دھک دھک کر رہا تھا۔

اسنے یہ کام پیسوں کے لیے نہیں کیا تھا۔اور وہ یہ کام کسی اور کے لیے کرتا بھی نہیں۔

اسد کا اس کے ساتھ مل کر یتیم خانے کے بچوں کے لیے کھانا بجھوانا اسد کا اس پر احسان تھا اور یہ اسد کا احسان اتارنے کا سنہرا موقع جسے وہ جانے نہیں دینا چاہتا تھا اور اسد رحمہ کے لیے کوئی غلط ارادے نہیں رکھتا تھا اتنا تو وہ جان چکا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

"دد۔۔دد۔دیکھو۔۔مم۔مجھے۔۔جانے۔دو۔۔مم۔۔مم۔ممیرے پپ۔پاپا۔۔ پولیس میں۔ہیں۔۔مم۔میں۔تم۔تمہیں۔جیل میں ڈلوا۔۔دونگی۔"

پیچھے ہٹتے وہ چاہ کر بھی اپنے ڈر پر قابو نہیں کر پا رہی تھی۔

"ارے جا۔۔۔۔آہ"

اس سے پہلے کے ہانی جملہ مکمل کرتا اس کے سر پر زور سے کوئی چیز لگی اسنے اپنے سر پر ہاتھ رکھ کر دبایا تکلیف شدید تھی ہاتھ پر نمی محسوس کر کے اسنے ماتھے سے ہاتھ ہٹا کر دیکھا تو اسکے رہے سہے ہوش بھی اڑ گئے۔

ہاتھوں پر خون لگا تھا۔ہاتھ سے ہٹ کر نظر سامنے کھڑی گھبرائی ہوئی رحمہ پر گئی تو سب سمجھ آیا۔

www.novelsclubb.com

رحمہ کے ہاتھ میں ایک درمیانی سائز کا پتھر تھا وہ خود بھی ہولے ہولے کانپ رہی تھی۔شاید وہ یہ نہیں چاہتی تھی پر اب تو ہو گیا تھا۔

اسنے صرف رحمہ کو نیچے جھکتے دیکھا پھر اسنے اتنی پھرتی سے پتھر مارا کے پتا ہی نہیں چلا۔

"نن نہیں میں نے نہیں۔

وہ گھبراہٹ میں بے ربط جملے بولنے لگی ہاتھ میں پکڑا پتھر فوراً نیچے پھینکا۔

میں۔۔میں۔۔میں بس ڈر رہی تھی۔۔۔مم۔۔میرا ارادہ مارنے کا نہیں تھا۔"

آنسو لڑھک کر گال پر گرا تھا۔

ہانی کو اپنی بے وقوفی پر شدید غصہ آیا اسنے احسان اتارنے کے لیے بھی یہ کام کرنے کی ہامی کیوں بھری؟

www.novelsclubb.com

رحمہ کے آنسو اسے مزید شرمندہ کر رہے تھے۔

"ریلیکس میری بات سنو"

وہ ماتھے پر ہاتھ رکھے رحمہ کی طرف ایک قدم بڑھا تو وہ دو قدم پیچھے ہو گئی۔

"۔پیییچھ۔۔۔پیچھے رہو۔"

اپنے آنسو صاف کرتے وہ اور ایک قدم پیچھے ہوئی۔

"تم۔۔مجھے۔۔غل۔۔۔!

اوہ شٹ سسس۔۔آہ"

وہ آگے کچھ بولتا جب اسے اپنی کمر میں درد کو احساس ہوا وہ نیچے کو جھکا اور پیچھے مڑ کر دیکھا۔

دو سیکنڈ کے لیے تو ہانی بھی ڈر گیا سامنے اسد کھڑا اسے خونخوار نظروں سے دیکھ رہا تھا۔اسکی اداکاری پر ہانی کا دل چاہا کہ اسے پوری دنیا کا سب سے بہترین ایکٹر ہونے کا اعزاز دے دے۔

"لڑکی چھیڑ رہا ہے۔۔اور وہ بھی اسے۔

www.novelsclubb.com

اسکا گریبان پکڑ کر اسنے ہانی کو گھمایا اب ہانی اور رحمہ کے بیچ وہ تھا رحمہ کی طرف اسد کی پشت تھی اور آگے سے اسنے ہانی کو گریبان سے پکڑ رکھا تھا۔

رحمہ کے دل کو ڈھارس ہوئی تھی۔اسد اسکی دعا بن کے نازل ہوا تھا۔آج پہلی بار اس چھچھورے کی موجودگی رحمہ کے لیے خوشی کا باعث تھی۔

"ایک اور مارونگا بھاگ جانا"

اتنی آہستگی سے کہا تھا کہ اگر رحمہ دو قدم پیچھے نا ہٹتی تو سن لیتی۔

اور پھر بولتے ساتھ اسد نے اسے ایک تھپڑ مارا اسکے تھپڑ کے لیے ہانی جو پہلے سے تیار کھڑا تھا اسکا سر گھوم گیا تھا اسنے اتنا شدید تھپڑ ایکسپیکٹ نہیں کیا تھا جتنا شدید پڑا لیکن پھر بھی جلدی سے اسد کو دھکہ دیا جس سے جان کر کے یا اچانک جو بھی تھا اسد نیچے گر گیا۔

اور ہانی موقع کو غنیمت جان کر فوراً وہاں سے بھاگا۔

"ابے رک سالے ۔۔بھاگتا کہاں ہے رک"

وہ چلاتے ہوئے اٹھنے لگا لیکن ہانی اسکی بات ان سنی کرتا جلدی جلدی بھاگتے گلی کراس کرنے ہی والا تھا جب کسی سے ٹکرایا۔

وہاں سے اسی کی طرح اچھی قدو قامت کے دو مرد آرہے تھے ان سے ٹکرا کر وہ رکا تھا۔

اسد کی آواز وہ سن چکے تھے اور اسد کے پیچھے کھڑی روتی ہوئی رحمہ کو بھی دیکھ چکے تھے۔اور اب ہانی کے ماتھے سے نکلتا خون اور اسے بھاگتے دیکھ وہ لمحوں میں معاملا سمجھے تھے۔ہانی انکے برابر سے بھاگنے لگا جب ان میں سے ایک نے اسکا بازو پکڑ کر پیچھے دھکہ دیا۔

www.novelsclubb.com

ہانی بوکھلا کر پیچھے ہوا۔

دل میں خطرے کی گھنٹی بجی۔

سینے میں دھڑکتا دل نازک چڑیا کی طرح ہوا تھا کہ تھوڑا اور زور سے دھڑکہ تو پھٹ جائے گا۔

وہ اتنا کمزور نہیں تھا کے اتنی جلدی ڈرتا پر جو وہ کر چکا تھا(رحمہ کو جو چھیڑا تھا)وہ ڈر گیا تھا۔افف اگر کسی کو پتا چل جاتا کے ریحان شاہ نے لڑکی چھیڑی ہے تو وہ منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتا۔

"کیا کر کے بھاگ رہا ہے"

اب کے ہانی کے ساتھ ساتھ اسد بھی بوکھلایا۔

سارا کھیل ہی الٹ گیا تھا۔اب تو وہ ایسی سچویشن پر خود بھی پریشان ہو گیا۔ہوش میں تب آیا جب سامنے کھڑے مردوں نے ہانی کو ایک کے بعد ایک مارنا شروع کیا

۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اسد بوکھلا کر آگے بڑھا جب ڈر سے اچانک رحمہ نے اسکی بازو پکڑی۔اسنے ایک نظر رحمہ کے خوفزدہ چہرے کو دیکھا پھر کسی کے کراہنے کی آواز پر پیچھے مڑا کیونکہ کراہنے کی آواز ہانی کی نہیں تھی۔

پیچھے مڑنے پر جو نظارہ اسد نے دیکھا اسکا منہ کھل گیا۔

ہانی بڑی مہارت سے ان دونوں مردوں کو پیٹ رہا تھا۔

وہ دونوں جب پیچھے ہٹ کر بھاگنے لگے تو ہانی نے ایک غصے بھری نگاہ اسد پر ڈالی اور وہاں سے نکلتا چلا گیا۔

اسد نے گہری سانس لی شکر تھا کہ ہانی خود بچ گیا تھا ورنہ آج اسے بچانے میں یقیناوہ رحمہ کے دل پر چڑھنے سے پہلے ہی اتر جاتا۔

اسنے ایک بار پھر رحمہ کو دیکھا اور اسکا ہاتھ جو اسد کے بازو پر رکھا تھا اسے دبایا رحمہ جیسے ہوش میں آئی اور فورا اسد کے بازو سے اپنا ہاتھ ہٹایا۔

www.novelsclubb.com

جھینپ کر اسنے اپنی نظریں پھیر لیں۔

وہ شکریہ کرنا چاہتی تھی پر الفاظ نہیں مل رہے تھے ڈر بھی تھا کہ شاید اسکے پاپا نے کچھ نا کیا ہو ورنہ الٹا وہ ذلیل ہی ہو جاتی۔

اسلیے خاموشی سے آگے چل دی اور اسد اسکے پیچھے اسے گھر تک چھوڑنے گیا اور پھر اسکے اندر جانے کے بعد وہ فاتحانہ انداز میں مسکراتے مڑ گیا۔

رحمہ کے چہرے پر وہ شرمندگی دیکھ چکا تھا ہانی کا تھوڑا نقصان ہوا پر تیر بلکل نشانے پر لگا تھا

****

"رحمان جتوئی ہوں میں۔ میرے لیے اتنا مشکل نہیں ہے اس معاملے سے نکلنا لیکن اسکے لیے میں کتنا بھیانک ثابت ہو سکتا ہوں وہ اندازہ بھی نہیں لگا سکے گا"

رحمان جتوئی سامنے بیٹھے وکیل کو غصے میں جتا کر بولا۔

سارے ثبوت وہ مٹا چکے تھے۔

گواہوں کو خرید چکے تھے اور جو بکنے والے نہیں تھے انہیں ڈرا چکے تھے۔

ہر انسان کی کمزوری ضرور ہوتی ہے جسکو اکثر طاقتور انسان اپنا ہتھیار بناتا ہے پر یہ بھول جاتا ہے کہ جس نے طاقت دی ہے وہ طاقت چھین بھی سکتا ہے۔

"سر لیکن رومان شاہ بکنے والا نہیں ہے۔آپ سے پہلے بھی اکثر لوگوں نے کوشش کی ہے۔

اسی لیے اس پر جان لیوا حملے بھی ہوئے ہیں۔پر اللہ نے جس کی زندگی لکھی ہوا سے کون موت دے سکتا ہے۔

اور اسکی کوئی کمزوری بھی نہیں ہے جس پر پاؤں رکھا جا سکے۔"

"غلط بول رہے ہو۔۔میں نہیں مانتا کے اسکی کوئی کمزوری نہیں۔۔ہر انسان کی کوئی نہ کوئی کمزوری لازم ہوتی ہے۔اور رومان شاہ کی بھی ضرور ہے۔

پر وہ ضرورت سے زیادہ ہوشیار ہے اپنی کمزوری کو اسنے پوشیدہ رکھا ہے۔ لیکن اس بار اسکے مقابل بھی رحمان جتوئی کھڑا ہے۔"

نفرت سے کہتے رحمان جتوئی باہر نکل گیا اندر صوفے پر بیٹھا وکیل پر سوچ نظروں سے ڈرائنگ روم کے دروازے کو تکنے لگا جہاں سے ابھی رحمان جتوئی نکلا تھا۔

اگر وہ یہ کیس جیت جاتا تو اسکی دنیا بدل جاتی۔

ایک تو یہ کہ رحمان جتوئی سے اچھا خاصا معاوضہ ملتا دوسرا یہ کے رومان شاہ سے کیس جیت جانے پر ہر کوئی کیس لڑوانے اسی کے گرد چکر کاٹتا۔

رحمان جتوئی کی باتوں سے اسے یک گونا سکون ملا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

"معافی نہیں ملے کی تمہیں رجب جتوئی۔ کبھی معافی نہیں ملے گی۔"

"میری زندگی اجاڑی ہے تم نے اپنی جلن میں۔ وہ میرا شوہر تھا یہ جانتے ہوئے بھی کیسے مار سکتے تھے بھائی آپ اسے۔"

نفرت سے بولتی آخر میں عزا بے بسی اور تکلیف سے رو دی۔

اسکی بڑی بڑی آنکھیں بے انتہا رونے کی وجہ سے اب سوجھ کر چھوٹی چھوٹی ہو چکی تھیں۔

اسکے پاس کوئی نہیں تھا جس سے وہ اپنا درد شیئر کر سکتی۔ لیکن اسے کسی کی ضرورت بھی نہیں تھی۔

وہ اللہ سے اپنی تکلیفیں رو رو کر بیان کرتی تھی۔ جانتی تھی اللہ کے سامنے گرا ایک آنسو بھی ضائع نہیں ہوتا۔

وہ اللہ سے اپنے شوہر کا انصاف مانگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ اسکا بھائی اس سے نفرت اور جلن میں اس قدر آگے نکل گیا کے ایک انسانی جان لے لی۔

"تم آج نہیں تو کل۔ کبھی نہ کبھی تو حساب ضرور دو گے رجب جتوئی میں تمہیں اپنا خون معاف کر دیتی پر اپنے شوہر کا کبھی معاف نہیں کرونگی کبھی بھی نہیں۔۔"

آنسوؤں کا گولا اسکے حلق میں پھنسا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ اس تکلیف کے ساتھ ساری زندگی کیسے گزارے گی۔

کیسے رہے گی وہ ایان کے بغیر۔

کیسے رہے گی اسکے قتل کا بوجھ اپنے دل پر لے کر۔

www.novelsclubb.com

****

وہ کالج سے سیدھا اپنے کمرے میں گئی تھی۔اندر سے کمرا لاک کر کے وہ ایسے ہی بیڈ پر بیٹھ گئی۔

دل کی رفتار ابھی بھی تیز تیز تھی۔ہاتھ بھی ہلکے ہلکے کانپ رہے تھے۔

آج کا ہوا سین کسی فلم کی طرح نظروں کے سامنے گزر رہا تھا۔

اچانک اسے اپنا آپ کسی ناول کی ہیر وئن کی طرح لگا۔

ہاں ناول میں بھی تو یہی ہوتا ہے ہیر وئن مصیبت میں ہوتی ہے اور ہیر و اسے آ کر بچا لیتا ہے۔

اففف کیا واقعی اسکے ساتھ ناولز کی ہیر وئن جیسا سین ہوا تھا۔تو پھر اس نے انجوئے کیوں نہیں کیا؟

"نہیں نہیں وہ انجوئے کرنے والا سین تھوڑی تھا۔بیچاری ناولز کی ہیر وئنز بھی سہی ڈرتی ہو نگی۔مجھے تو بس چھیڑا ہے بیچاریوں کے ساتھ تو زبردستی شادی بھی کر لیتے ہیں اور بد کرداری کا الزام بھی انہیں پر۔

صرف سننے میں اچھا لگتا ہے ورنہ بیچاریوں پر کیا گزرتی ہو گی۔"

جس ناول لائف کو وہ اپنی ڈریمی لائف سمجھتی تھی آج والے واقعے کے بعد وہ اسی سے جھر جھری لیتی کانوں کو ہاتھ لگانے لگی۔

ایک بار پھر سارا سین کسی فلم کی طرح اسکے زہن میں گھوما۔

"تو کیا میرا ہیرو اسد ہے۔؟"

وہ اچانک چونکی۔ہاں وقت پر اسے بچانے کے لیے تو اسد ہی آیا تھا تو کیا اسکا ہیرو اسد تھا۔؟

"نہیں وہ کیسے۔وہ تو چور ہے؟"

لیکن فلموں میں بھی تو ہیرو چور ہوتے ہیں۔اتنی ساری فلمیں ہیں ایسی جس میں ہیرو چور تھے۔

www.novelsclubb.com

دماغ نے کوئی مضبوط دلیل دینے کی کوشش کی۔

اسد کے لیے اسکے جذبات بدل رہے تھے۔یہ جذبات تو پہلے سے ہی بدل گئے تھے پر اسے قبول کرنا اسنے آج شروع کیا تھا۔

"ہاں اور لازم تھوڑی ہے چور ہے تو چور ہی رہے۔پڑھا لکھا ہوا تو کوئی جاب بھی کر سکتا ہے۔

اور ویسے بھی لمبا چوڑا انسان ہے۔بولنے کے انداز اور عادتوں سے بھی چور نہیں لگتا۔"

اچانک اسکا ذہن الجھا۔

چور تو وہ واقعی نہیں لگتا تھا۔

"کہیں سیکریٹ پولیس آفیسر تو نہیں؟آہاں یہ پہلے کیوں نہیں آیا میرے ذہن میں ہاں وہ یہ ہو سکتا ہے۔ناولز میں بھی تو یہی ہوتا ہے۔۔۔"

اچانک وہ پر جوش ہوئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"او تیری خیر اگر واقعی ایسا ہوا تو۔ پر میں نے تو اتنی بد تمیزی بھی کر لی"

اچانک خوشی ماند پڑی۔

"خیر اگر سچ مچ محبت کرتا ہوا تو کچھ نہیں کہے گا"

خود ہی جواز پیش کر کے وہ اٹھ گئ اور الماری سے اپنے لیے ڈریس نکال کر فریش ہونے چلی گئ۔

****

"آہ یہ کیا؟ کیا سالے۔۔"

اسد جو دروازہ کھلا دیکھ کر اندر گھسا ہی تھا منہ پر پڑنے والے تھپڑ سے دروازے سے ٹکرایا۔

"یہ۔۔؟ یہ تو ایک تھپڑ ہے ابھی تو بہت باقی ہیں۔۔

اتنی زور سے مجھے مارا کمینے اب تک جبڑے میں درد ہو رہا ہے۔۔

www.novelsclubb.com

اور وہ معصوم لڑکی اتنی معصوم تھی کے میرا سر پھاڑ دیا۔۔"

اس نے اپنی پٹی پر ہاتھ رکھا۔۔

جہاں رحمہ نے پتھر مار کر اسکا سر پھاڑا تھا۔

"ہاں تو ڈیل کے حساب سے پیسے لے لینا نہ"

اسد کو تھپڑ کھانے کے بعد بھی ہانی کو دیکھ ہنسی آرہی تھی۔

"ارے بھاڑ میں گئے تیرے پیسے۔میں نے پہلے ہی کہا تھا چہرے پر نہیں لگنی چاہیے

"

بولتے ساتھ ہانی اسکے اوپر جھپٹا۔

www.novelsclubb.com

اسد نے بر وقت اسکو قابو کیا ورنہ جس طرح ہانی اور بلو کا چہرا نیلا پیلا ہو رہا تھا ہانی اسکا بھی کر دیتا۔۔

"ریلیکس یار تو ایسے بھی اچھا لگ رہا ہے۔۔"

اسد اسکے ہاتھ کمر پر باندھتا بولا۔

"تو چھوڑ تو سہی قسم لے لے اس سے بھی اچھا کرونگا۔ تیرا۔"

ہانی تپ کر بولا۔

"نہیں اسکی ضرورت نہیں یار رحمہ کو میں ایسا ہی اچھا لگونگا اور کوئی اتنا بدنما نہیں لگ رہا ایک دو دن میں ٹھیک ہو جائے گا اور ویسے بھی کرائے کے غنڈوں کو پیسوں سے مطلب ہوتا ہے چہروں سے نہیں۔۔"

بولتے ہوئے اسنے ہانی کا ہاتھ چھوڑا۔

"کیا؟؟ کرائے کا غنڈہ میں غنڈہ ہوں؟"

"ہاں کرائے کے غنڈے ہی ہو۔۔

پیسے لیکر تم نے یہ کام کیا ہے اگر فری میں دوست کی حیثیت سے کرتے تو نہیں بولتا ایسا"

www.novelsclubb.com

اسد نے کندھے اچکائے۔

"لعنت بھیجتا ہوں میں پیسوں پر رکھو اپنے پاس ہی"

ہانی جل کر بولا۔پہلے ہی رحمہ کو چھیڑنا اسے ملال میں مبتلا کر رہا تھا اوپر سے یہ غنڈے کا لقب

"او کے تھینک یو میرے دوست"

بولتے ہوئے اسد گھر سے نکل گیا۔ہانی منہ کھولے اسے دیکھتا رہ گیا۔

****

"عجیب زندگی ہے بلو تیری۔۔

نا نوکری نہ چھوکری۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اب اگر چھوکری چاہیے تو پہلے نوکری ڈھونڈنی پڑیگی ورنہ چھوکری نہیں ملے گی۔

اور نوکری مجھے کوئی دے گا نہیں اور اگر کسی نے نوکری نہیں دی تو کوئی چھوکری بھی نہیں دیگا۔ زندگی نوکری اور چھوکری کے گرد گھومتی ہے۔۔

اب کیا میں ساری زندگی ان دو چھچھوروں کے ساتھ رہونگا؟

نہیں وہ دونوں کے ساتھ ساری زندگی میں نہیں رہ سکتا۔

وہ خود سے ایسے تبصرہ کر رہا تھا گویا وہ دونوں اس کے ساتھ رہنے کو تڑپ رہے ہوں۔

ہمم کچھ سوچ بلو؟ اگر شادی ہو جائے اور میری ایک پیاری سی بیوی ہو جسکے نازک اور پیارے پیارے پ ہاتھ ہوں اور وہ اپنے ان پیارے ہاتھوں سے میرے لیے مزے دار کھانا بنائے اور پھر اپنے نازک ہاتھوں سے مجھے کھلائے تو مزہ آ جائے گا۔۔

اتنا حسین تصور میں وہ اپنی بیوی کو ہانیہ عامر تصور کر رہا تھا۔اف اگر ہانیہ عامر کو پتہ چلتا تو وہ خود کشی کر لیتی۔

واہ رے بلو اور بلو کے خواب۔

وہ ابھی انہیں سوچوں میں مگن چل رہا تھا جب کسی کے کراہنے کی آواز آئی اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک بوڑھی عورت اپنے ایک ہاتھ میں برف کی تھیلی اور دوسرے میں آٹا لیے چل رہی تھی۔

"بلو نے رحم دلی سے آگے بڑھ کر انہیں سہارا دیا اور انکے ہاتھ سے تھیلی لینی چاہی جو اس عورت نے باآسانی تھما دی۔

اور پھر بلو کو اپنا گھر بتا کر اسکے ہمراہ چلنے لگی۔

اس عورت کا گھر بلو کے گھر کی پچھلی گلی میں تھا۔وہ لوگ ایک ہفتہ پہلے ہی یہاں شفٹ ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

بلوانکو گھر تک لایا۔

گھر کے باہر تالا لگا تھا۔

اس عورت نے تالا کھولا اور بلوا نکے ساتھ اندر آ گیا۔

وہ گھر بلو کے گھر سے کچھ بہتر تھا۔ایک کمرے کچن باتھروم اور چھوٹا سا سہن۔

گھر میں سامان بھی مختصر معلوم ہوتا تھا۔

"آپ یہاں اکیلی رہتی ہیں۔"

بلو وہیں سہن میں کھڑا ان سے سوال کرنے لگا۔

"نہیں میری بیٹی بھی رہتی ہے میرے ساتھ۔

ٹیچر ہے۔یہیں قریبی اسکول میں ٹیچر لگی ہے۔

وہ صبح چلی جاتی ہے اور دوپہر میں آتی ہے۔

پھر واپس آکر گھر کی صفائی کھانا بنانا اور پھر اسکول کا کام۔

www.novelsclubb.com

میری نازک سی بچی ہے اور اپنے نازک کندھوں پر اتنی بھاری زمہ داریاں اٹھائی ہیں۔

اب تو وہ فارغ وقت میں بچوں کو ٹیوشن دینے کا سوچ رہی تھی۔

میں نے منع کر دیا۔ ویسے ہی چھٹانک بھر کی ہے میری بچی اور مزید بوجھ نہیں ڈال سکتی اس پر"

وہ عورت کولر میں برف ڈال کر پھر اس میں پانی بھرتے مستقل بولے جا رہی تھی۔

شاید وہ بہت زیادہ باتونی تھی یا عمر کا تقاضہ تھا یا پھر سارا دن بولنے کے لیے کوئی ہوتا نہیں ہو گا تبھی اس کے سامنے اتنا بول رہی تھی۔

بلوا سکے نازک بولنے پر جھجھکا تھا اسکا ذہن اپنی سوچوں میں نظر آتی ہانیہ عامر کی طرف گیا تھا اور پھر اسنے اس عورت کی بیٹی کو بھی ویسا ہی تصور کیا۔۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"ابھی تو اسکے آنے میں وقت ہے۔ آج کہہ رہی تھی کے ٹیچرز کی میٹنگ ہے اسلیے

دیر سے آئے گی۔"

"بہت خاموش طبع ہے میری بیٹی یا پھر زمہ داریاں اٹھا اٹھا کر خاموش اور سنجیدہ

ہو گئی ہے۔"

وہ عورت افسوس سے بول رہی تھی اسکے لہجے میں ایسا کچھ تھا کہ بلو کو رحم آیا ورنہ

آج تک وہ صرف خود کو قابل رحم سمجھتا تھا۔

"چھوٹی تھی جب اسکے باپ بھائی کا انتقال ہو گیا۔۔

میں جیسے تیسے کما کر اسے پالا اور اسکو تعلیم دلوائی۔

www.novelsclubb.com

بارویں پاس ہے وہ۔

انہوں نے خوشی سے بتایا جیسے وہ بہت پڑی لکھی ہو۔

اسکے بعد میری طبیعت خراب رہنے لگی۔ تو پھر اسنے جاب شروع کر دی۔

ہمارا پچھلہ محلہ بہت اچھا تھا ملنسار لیکن وہی بات ہے ایک بوڑھی عورت کے ساتھ جوان خوبصورت لڑکی کیسے اکیلے رہ سکتی ہے۔اب میں بوڑھی جان کہاں سے اسکی حفاظت کرونگی۔۔

بلو خاموشی سے انہیں سن رہا تھا اسے اس نازک لڑکی پر رحم آنے لگا۔

"اکیلی عورت کبھی سکون سے نہیں رہ سکتی پتا نہیں میری نور کا کیا ہوگا۔"

بلو نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا ضرور وہ اپنی بیٹی کا نام لے رہی تھیں۔کتنا پیارا نام تھا نورر۔۔

"میں نے تم سے تو پوچھا ہی نہیں۔کہاں رہتے ہو کیا کرتے ہو۔"

اتنی دیر پٹر پٹر بولنے کے بعد انہیں بلو کا خیال آیا۔

بلو اب بھی انکے چھوٹے سے سحن میں کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مم۔۔میں۔میں فلحال کچھ نہیں کرتا۔کوئی کام نہیں ہے۔بے روزگار ہوں۔پر نوکری میں ڈھونڈ رہا ہوں جلد مل جائے انشاءاللہ۔۔

فوراسے تردید کی اپنے بارے میں وہ غلط رائے قائم نہیں کروانا چاہتا تھا۔

میں یہیں بگل والی گلی میں رہتا ہوں۔۔

"کوئی نہیں کام کا کیا ہے مل ہی جاتا ہے۔

تم بیٹھو میں تمہارے لیے چائے لاتی ہوں"

بول کر انہوں نے سہن میں بچھی چٹائی کی طرف اشارہ کیا اور کچن کی طرف بڑھنے لگیں جب بلو نے انہیں منع کر دیا اور کام کا بول کر باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے بلو کو آتے جاتے رہنے کا بولا تھا اور اب بلو کا اپنا بھی یہی ارادہ تھا۔۔

اب وجہ بتانے کی تو ضرورت نہیں ماشاءاللہ سے سب سمجھدار ہیں۔

****

"سر میں اندر آ جاؤں"

رحمان جتوئی کا گارڈ انکے آفس کے دروازے پر کھڑا تھا۔

"ہاں آؤ۔۔بتاؤ کیا خبر ہے؟"

فائل ٹیبل پر رکھ کر وہ گارڈ کی طرف متوجہ ہوا۔

"سر میری رومان شاہ کے سیکرٹری سے بات ہوئی ہے۔۔

رومان شاہ آپ سے میٹنگ کے لیے تیار ہیں۔"

"آہ گریٹ کل بلالو پھر میٹنگ کے لیے"

فاتحانہ مسکرا کر وہ کرسی سے پشت ٹکا گیا۔

www.novelsclubb.com

اسکو یقین تھا کہ رومان شاہ اس سے ضرور ملاقات کریگا۔

"سر رومان شاہ کے سیکرٹری نے کہا ہے کہ کام آپکا ہے تو آپکو ہی ان سے ملنے آنا پڑیگا۔کل صبح نو بجے کی ٹائمنگ دی ہے انہوں نے"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

گارڈ کی بات سن کے رحمان جتوئی کی مسکان سمٹی لیکن خاموش ہو گیا غرض اسکی اپنی تھی۔

"ٹھیک ہے"

مختصر بول کر اس نے گارڈ کو باہر جانے کا اشارہ کر دیا۔

****

رحمہ کالج سے باہر نکلی ادھر ادھر نظر دوڑا کر اسد کو تلاش کرنے لگی۔

جب وہ اسے کچھ دور مسکراتا ہوا نظر آیا۔رحمہ کے ہونٹوں پر بھی خود بخود مسکراہٹ آگئی۔۔

وہ سوچ چکی تھی کہ چور ہے تو کیا ہوا کوئی پیدائشی تو چور نہیں ہوتا۔پڑھا لکھا ہے اپنے پاپا سے بول کر اسے جاب دلوا دے گی اور رہی ہلیے کی بات تو اسکا ہلیہ بھی درست کروا دے گی۔

www.novelsclubb.com

اسد اسکو دیکھتا مخالف سمت بڑھ گیا۔

پہلے رحمہ کے زہن نے انکار کیا۔پر پھر سوچا کہ اگر اسے کچھ غلط کرنا ہوتا تو وہ روزانہ جس راستے سے گزرتی تھی وہ سنسان تھا وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔

اور اب جہاں وہ جا رہا تھا وہ تو رش کا ایریا تھا۔

کچھ سوچتے اسنے اسد کے پیچھے قدم بڑھا دیے۔۔

اسد چلتے چلتے کالج سے تھوڑے دور بنے پارک میں چلا گیا۔رحمہ بھی اسکے پیچھے پارک میں چلی گئی۔۔اسد ایک بینچ پر بیٹھ کر رحمہ کا انتظار کرنے لگا وہ جانتا تھا کہ وہ اسکے پیچھے ہی ہے۔گھسا پٹا ہی صحیح پر اسکا آئیڈیا کام کر گیا تھا۔

رحمہ اسکے پیچھے کھڑی سوچ رہی تھی کہ کیسے بات کرے اسکو اتنا نا سوچنا پڑتا اگر وہ اپنے پاپا سے اسد کی شکایت نہ کرتی۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں آپس میں مصروف تھے کسی نے محسوس ہی نہیں کیا کہ کوئی انکا کب سے پیچھا کر رہا تھا اور ابھی بھی شیطانی مسکراہٹ لیے انہیں ہی دیکھ رہا تھا پھر کچھ سوچتے وہ انکی طرف بڑھا۔

"سلام بھیا جی۔۔۔ کیا حال ہیں۔؟۔بھابی پٹ گئیں"

ہانی اسد کے برابر میں اس طرح بیٹھا کہ رحمہ کو یہ بلکل اتفاق لگے۔جب کے رحمہ جو کیسے بات کروں میں الجھی تھی اسی غنڈے کو اسد سے مخاطب دیکھ منہ کھل گیا اور پھر غصے سے دماغ گھوم گیا۔

دوسری طرف اسد نے غصے سے ہانی ہو دیکھا شاید نہیں یہ یقینا جان بوجھ کر کیا تھا۔

"ارے بھابی جی آ۔۔۔آ۔آپ یہاں۔۔وو۔۔وہ۔۔میں۔۔۔نے آپکو دیکھا نہیں سور۔۔۔!"

منہ پر پڑنے والے زوردار تھپڑ سے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔

وہ فوراً سے سامنے آئی اسد کو گھورنے لگی تھی جب ہانی نے اپنے پلین کی کامیابی پر آخری پتہ پھینکا پر کام الٹا ہی ہو گیا اور اسکا اپنا منہ ہی لال ہو گیا۔

اسد کو غصے سے گھورتی وہ وہاں سے نکلتی چلی گئی۔

ہانی گال پر ہاتھ رکھے حیران پریشان اسے دیکھتا رہ گیا۔۔

یہ تھپڑ تو اسد کے منہ پر پڑنا چاہیے تھا پھر اسکے منہ پر کیسے۔

ایک غصے بھری گھوری ہانی کو نواز کر اسد بھی رحمہ کے پیچھے بھاگا۔۔

****

آج پھر بلوا سی بوڑھی خاتون کے گھر پر موجود تھا وہ تین چار دن سے روز دن میں دو دفع یہاں چکر لگاتا تھا۔۔

www.novelsclubb.com

پر جس مقصد کے لیے چکر لگاتا تھا وہ بے کار تھا۔

اسے نور دکھتی ہی نہیں تھی یا تو پھر اسکی ٹائمنگ اتنی غلط تھی آنے کی کہ وہ ہوتی ہی نہیں تھی۔۔

اب بلو اور اس بوڑھی کی بھی کافی اچھی بات چیت ہو چکی تھی۔

"شادی کرنے کا کیا ارادہ ہے بلو تمہارا؟"

بوڑھی کی بات پر بلو نے انہیں دیکھا۔۔

"شادی تو کرنی ہے پر مجھ گنوار کو کون اپنی لڑکی دیگا جب کے میرے پاس کوئی نوکری بھی نہیں ہے۔۔"

چہرے پر معصومیت اور بے بسی سجائے وہ خود کو لاچار ثابت کر رہا تھا ورنہ تاریخ گواہ تھی کہ بلو نے اپنی مرضی سے نہیں پڑھا اور نوکری ڈھونڈنے کی کوشش کرنا بھی وہ حرام سمجھتا تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"بیٹا نوکری کا کیا ہے وہ تو لگ ہی جاتی ہے اور پیسہ تو ویسے بھی عورت کے نصیب سے آتا ہے۔"

وہ عورت بڑی سمجھداری سے بولیں۔

"لیکن یہ زمانہ تو نہیں سمجھتا نہ؟"

بے بسی کی ایکٹنگ کرتے کرتے وہ واقعی خود کو مظلوم سمجھنے لگا تھا۔

"زمانے کا سوچنا چھوڑو بلال۔

یہ زمانہ کسی کو خوش دیکھ کر خوش نہیں ہوتا۔

میں یہ کہتی ہوئی مناسب تو نہیں لگوں گی لیکن کہہ دیتی ہوں۔۔میری بیٹی بہت پیاری ہے۔۔

معصوم سمجھدار گھر گھرستی والی۔۔پڑھی لکھی خوبصورت۔

www.novelsclubb.com

میں آج کل بیمار رہتی ہوں اور میری زندگی کا کوئی بھروسہ بھی نہیں ہے۔اگر تم مجھے اپنی بڑی سمجھتے ہو تو نور کے لیے میں تمہیں پسند کرتی ہوں۔"

اور پھر بس بلو کا دل کیا کے وہ وہیں پر ہی لڈیاں ڈالنا شروع کر دے اونٹ بلکل صیح کروٹ بیٹھا تھا۔۔لیکن اپنی خوشی کو ضبط کر کے تحمل سے بولا۔

"آپ بڑی ہیں خالہ آپ اگر یہ چاہتی ہیں تو میں آپکو مایوس نہیں کرونگا۔"

بولتے ہوئے وہ گردن جھکا گیا۔

وہ نہیں چاہتا تھا کہ خالہ کو پتا چلے کہ وہ کتنا!!!!!خوش ہے۔

"ٹھیک ہے بلال پھر ایک کام کرو پرسو جمعہ ہے سادگی سے نکاح اور رخصتی کر لو۔ پھر ولیمہ جب جیسے تمہیں مناسب لگے۔

کیونکہ میرے پاس اتنے پیسے نہیں کے میں کوئی اہتمام کر سکوں۔یا جہیز دے سکوں

"

بلو کو وہ شرمندہ لگیں۔اب اپنی نور کی ماں اسے شرمندہ اچھی نہیں لگی۔۔

"ارے خالہ آپ میری ماں کے برابر ہیں بلکل فکر نہ کریں۔

مجھے جہیز میں کچھ بھی نہیں چاہیے۔۔"

بلو کے بولنے پر خالہ مسکرا دیں

"آپ نور سے پوچھ لیتیں کہیں اسے تو کوئی مسئلہ نہیں؟"

دھڑکتے دل سے بولتے اسنے دل سے دعا کی تھی کہ نور بھی رضامند ہو۔

"تم سے بات کرنے سے پہلے میں اس سے بات کر چکی ہوں بلال اسے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔میرا ہر فیصلہ اسے عزیز ہے"

www.novelsclubb.com

بس اب تو بلو سے کنڑول کرنا مشکل ہو گیا اسلیے خالہ سے اجازت لے کر نکل گیا۔

پھر کسی کی موجودگی کی پرواکیے بغیر لڈیاں ڈالتے وہ اپنے گھر گیا۔

اسے اس طرح لڈیاں ڈالتے دیکھ ہانی کو اسکی دماغی حالت پر شبہ ہوا یا پھر کسی نے مفت میں ایک پلیٹ بریانی دی ہو گی

۔

دوسری طرف اسد جو ہانی سے تپا بیٹھا تھا حیرت سے بلو کو دیکھنے لگا۔

"ہماری شادی میں ابھی باقی ہیں ہفتے چار۔۔چار۔۔۔!"

"ابے او پاگل ہو گیا ہے کیا۔؟"

ہانی تپ کر بولا۔

"ہاں پاگل تو میں ہو گیا ہوں خوشی سے اور اب تم لوگ بھی ہو گے پاگل لیکن صدمے سے۔۔"

www.novelsclubb.com

اتنا بول کر بلو پھر لڈیاں ڈالنے لگا۔

"نہیں ہم بریانی کی پلیٹ نہ ملنے پر نہیں روئینگے۔اب دماغ مت خراب کر"

اسد بھی جل کر بولا۔پہلے ہی اسکا کام خراب ہو چکا تھا اور اوپر سے اب یہ بلو۔

"ارے بریانی کی پلیٹیں تو اب بلو تمہیں کھلائے گا۔۔۔اپنی شادی کی"

ہانی اور اسد دونوں چونکے اور پھر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔

"اور پھر ہانی کے پوچھنے پر بلو نے انہیں سب بتا دیا۔"

اور واقعی ہانی کو صدمہ لگا۔

"تونے دیکھا ہے نور کو؟؟"

ہانی نے افسوس سے پوچھا۔

"ہاں دیکھا ہے۔۔اُفف یار اپنے نام کی طرح حسین ہے۔۔نازک۔گوری چٹی
۔پڑھی لکھی سلجھی ہوئی۔

اور ہاں نور نہیں بھابی بول بھابی"

جتا کر بولتے بلو چارپائی پر چوڑا ہوتا لیٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

"ایک میں ہی بد نصیب ہوں اس دنیا میں۔۔نہ نوکری ملتی ہے نہ چھوکری۔۔

مطلب حد ہو گئی اس بڑھیا کو یہ کالا دکھ گیا۔۔اسکو اپنی بیٹی تھمادی۔۔

مجھ جیسے لڑکوں پر تو نظر ہی نہیں ڈالتا کوئی"

ہانی تیز تیز دہائیاں دے رہا ہر جگہ اسی کے ساتھ ناانصافی کیوں؟

"تمیز سے بڑھیا مت بول میری ہونے والی ساس ہے۔۔اور کالا ہوں یا پیلا لیکن تجھ سے زیادہ حسین ہوں جبھی میری شادی ہو رہی ہے اور تو کنوارا ہے اب تک۔"

ناگواری سے بولتا بلو ناک چڑھا گیا۔

اسد بے زارگی سے انہیں دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"جو دوسروں کے کام میں روڑے اٹکاتے ہیں نہ وہ خود بھی ایسے ہی لٹکے رہتے ہیں۔"

آج والی بات پر ہانی کو جتاتا وہ اٹھ کر باہر چلا گیا۔۔

****

صبح نو بجے سے رحمان جتوئی رومان شاہ کے آفس میں بیٹھا تھا اور اب دس بجنے میں پندرہ منٹ تھے جب دروازہ کھول کر وہ گرے ڈریس سوٹ میں اندر آیا۔ وہی شاہانہ چال سیاہ چمکتی آنکھیں ہونٹ مسکراہٹ میں ڈھلے ہوئے۔

بس فرق یہ تھا ماتھے پر پٹی بندھی تھی۔

اپنی ریوالونگ چیئر پر بیٹھتا وہ رحمان جتوئی کو دیکھتے مسکرا دیا۔

"خیریت آج ملک کی معروف شخصیت رحمان جتوئی ہمارے آفس میں۔۔ مجھ ناچیز کو اپنی ملاقات کا شرف کیسے بخش دیا جناب۔"

مزاق اڑاتا انداز تھا۔ رحمان جتوئی خاموشی سے اسے دیکھتے گئے پر بولے کچھ نہیں۔

"خیر ٹھنڈا لینگے یا گرم۔۔ آں ویسے میرے خیال سے جتنے گرم مزاج آپ ہیں آپکو ٹھنڈا لینا چاہیے۔۔"

بولتے ہوئے اسنے انٹر کام اٹھایا اور دو لیمن جوس کا آرڈر دیا۔

"میں یہاں لیمن جوس لینے نہیں آیا رومان شاہ۔۔

میں یہاں بہت ضروری بات کرنے آیا ہوں اور میں کیا بات کرنا چاہتا ہوں اسکا تمہیں پتا ہے۔"

"نہیں جتوئی صاحب میں کوئی نجومی تھوڑی ہوں۔۔۔جب تک آپ اپنے آنے کی وجہ بتائینگے نہیں پتا کیسے چلے گا۔"

وہی ازلی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجی تھی۔۔یہ مسکراہٹ طنزیہ تھی۔

"میں چاہتا ہوں تم اس کیس سے پیچھے ہٹ جاؤ۔۔۔مطلب یہ کیس ہار جاؤ"

www.novelsclubb.com

دو ٹوک انداز میں وہ بنا ڈرے بولے۔

"اس میں میرا کیا فائدہ جتوئی صاحب ریپو تو میری خراب ہو گی۔۔اب آپ کو کلیئر کرنے کے لیے میں اپنی پوزیشن تو خراب نہیں کر سکتا نہ"

کندھے اچکا کر بولتے اسنے جوس کی طرف اشارہ کیا جو ابھی ملازم رکھ کر گیا تھا۔

"فائدہ تمہارا ابھی ہو گا تم جانتے ہو۔۔ منہ مانگی قیمت ملے گی تمہیں پھر چاہے جتنی بھی ہو۔۔"

"مجھے قیمت نہیں پرسینٹ چاہیے"

سیریس انداز میں بولتے اسنے جوس کا گلاس لبوں سے لگایا۔

"پرسینٹ؟"

انہوں نے الجھ کر دیکھا۔

"جی پرسینٹ۔۔! جتوئی لیدر انڈسٹری کے پروفت میں سے بیس فیصد ہر مہینے مجھے چاہیے اور جب تک انڈسٹری چلتی رہے گی یہ ڈیل بھی چلتی رہے گی

www.novelsclubb.com

رحمان جتوئی صرف دیکھتا رہ گیا اسکے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ رومان شاہ یہ ڈیمانڈ رکھے گا۔

"اگر آپ راضی ہیں تو ٹھیک ورنہ میں آپکی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔"

کرسی پر جھولتے وہ رحمان جتوئی کو دیکھنے لگا۔

"ٹھیک ہے۔۔ منظور ہے مجھے۔۔

لیکن اگر آخری وقت میں غداری کی تو موت بھی آسان نہیں دونگا روماں شاہ"

"کہتے ہیں جب مطلب اپنا ہو تو آنکھیں سیدھی رکھ کر بات کرتے ہیں۔"

جتا کر بولتے اسنے واپس جوس کی طرف اشارہ کیا۔

"شکریہ۔"

جوس کے لیے شکریہ بولتا وہ آفس سے نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

روماں شاہ کے ہونٹوں پر پر اسرار مسکراہٹ آئی۔

****

آج جمعہ تھا۔۔اور بلو اپنے کپڑوں میں سے سب سے اچھا سوٹ نکال کر اسے کڑک استری کر کے تیار ہو رہا تھا۔

ہانی اسے بے زارگی سے دیکھ رہا تھا اور اسد بھی وہیں بیٹھا ہانی کو دیکھ دل ہی دل میں خوش ہو رہا تھا اسکی وجہ سے آج دو دن ہو گئے تھے اور رحمہ نے اسے دیکھا تک نہیں تھا۔۔

بلو کے تیار ہونے کے بعد وہ بلو کے ہونے والے سسرال گئے۔

وہاں صرف محلے کے دو تین بزرگ افراد موجود تھے اور دو تین کم عمر لڑکیاں شاید نور کی دوستیں تھیں وہ۔

نور دلہن بنی کمرے میں بیٹھی تھی اور باہر بلو اپنے لڈیاں ڈالتے دل کو سنبھال رہا تھا۔

نکاح کی رسم کے بعد کچھ دیر وہ بزرگ بیٹھے اور پھر اپنے گھر چلے گئے۔۔ہانی اور اسد وہی بیٹھے خاموشی سے سب یہاں وہاں تک رہے تھے۔

جب نور کی دوستیں اسے باہر لائیں اور چارپائی پر بٹھایا۔

نظریں جھکائی نور کو دیکھ کر اسد بلو اور ہانی تینوں کے منہ کھل گئے۔

ہانی اور اسد حیرت سے ایک دوسرے دیکھنے لگے جب کہ بلو کو لگا کسی نے گہری کھائی میں اسے ڈھکیل دیا اسکی زندگی اور اسکے ارمانوں پر گھڑوں پانی گرادیا۔

سامنے دلہن بنی لڑکی کوئی اور نہیں۔وہی بازار کی موٹی لڑکی تھی جس سے بلو کی درگت بنی تھی۔۔وہ لڑکی بھی بلو کو دیکھ حیران تھی۔

www.novelsclubb.com

اپنے تڑپتے دل کو سنبھالتے بلو وہاں سے اٹھا اور باہر چلے گیا.

اسد اور ہانی نے وہاں سب کو حیران پریشان دیکھا پھر نور کے سر پر ہاتھ رکھ کر وہ بھی باہر چلے گئے۔

پیچھے سب نور کو دیکھنے لگے اور نور بے نیازی سے اٹھتی واپس کمرے میں چلی گئی۔۔

جیسے اسے کوئی فرق ہی نہ پڑا ہو۔

****

"ہاہاہاواہ بلو واقعی بہت حسین تھیں بھابی جیییییی"

یہ دل جلانے والی آواز ہانی کی تھی۔

"ویسے اس کا مطلب اس دن بھی نور صحیح کہہ رہی تھی بازار میں بلوا سے تاڑتا اسکا

پیچھا کر رہا تھا۔"

اب کہ اسد بولا

www.novelsclubb.com

جب سے گھر آکر بلو کا رونا سنا تھا اور معلوم ہوا تھا کہ وہ صرف بلو کی اپنی بنائی گئی

حسن کی تصویر تھی جسے بلو نے تصور کیا تھا جب سے ہنسی رکنے کا نام نہیں لے رہی

تھی اور بلو اسکا تو رو رو کر برا حال تھا۔۔

اب ساری زندگی وہ اس اچھادھاری ہتھنی کے ساتھ کیسے گزاریگا۔

****

"اس نے کہااور آپ نے یقین کر لیا۔؟ اگر اسنے ہمیں ڈبل کراس کر دیا پھر کیا کرینگے۔؟"

کل پیشی تھی اور رجب جتوئی کی جان پر بنی تھی۔

"میں تمہاری طرح نہیں ہوں ورنہ ایسا ہی کرتا۔۔میں سب کی کمزوری ہاتھ میں رکھتا ہوں اور رومان شاہ کی کمزوری بھی اب میرے ہاتھ میں ہے۔"

فاتحانہ مسکراتے انہوں نے صوفے پر دونوں ہاتھ پھیلائے۔

www.novelsclubb.com

"کیسی کمزوری؟ رومان شاہ کی تو کوئی کمزوری ہی نہیں ہے"

"نہیں تھی پر اب ہے۔"

"کون؟ کیا کمزوری ہے؟"

رجب کو خوشی ہوئی تھی یعنی اب بچنے کے چانسز بڑھ گئے تھے۔

"رحمہ محمود۔۔کسی ڈی ایس پی محمود کی بیٹی ہے۔

آج کل اسکے آس پاس نظر آرہا ہے۔ بھیس بدل کر رہ رہا تھا۔

کچھ دنوں پہلے انٹرنیٹ پر ایک ویڈیو وائرل ہوئی تھی جس میں ایک موٹی عورت ایک آدمی کو مار رہی تھی۔اس وڈیو میں رومان شاہ تھا۔

پتا کروانے پر معلوم ہوا چور بن کر ثبوت اکھٹے کر رہا تھا۔

وہ تھا اس کا لندن ٹرپ"

کہتے ساتھ اسنے قہقہ لگایا جیسے رومان شاہ کا مزاق اڑایا ہو۔

www.novelsclubb.com

بات سمجھتے رجب جتوئی بھی ہنسا۔

****

یو آنر میں اپنے گواہ اقبال خان کو بلانا چاہونگا جو واقعہ واردات پر وہیں تھا۔

اجازت ملنے پر اقبال کو بلایا گیا۔

"ہاں تو اقبال خان تم اپنا تعارف کرواؤ اور بتاؤ کے اس وقت تم وہاں کیا کر رہے تھے اور تم نے وہاں کیا دیکھا؟"

سوال پوچھتے رومان شاہ کے مقابل کھڑا وکیل پہلے ہی جیتنے کی خوشی سے سرشار تھا۔

اسکی نظر میں یہ صرف ایک ڈرامہ شو تھا جو اسے اچھے سے سرانجام دینا تھا۔

رحمان جتوئی اسے پہلے ہی بتا چکا تھا کہ رومان شاہ کیس ہارے گا۔

ایک ہاتھ کی مٹھی بنائے اپنے ہونٹوں پر رکھے وہ نارملی بیٹھا کسی ریئلیٹی شو کی طرح یہ دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اندر آنے سے پہلے ہی اسے رحمہ کی گمشودگی کا علم ہو چکا تھا اور اسے یہ بھی پتا تھا یہ کس کا کام ہے۔ رحمان جتوئی نے اندر جانے سے پہلے اسے کھلی دھمکی دی تھی کہ

اگر اسنے زرا سی بھی ہوشیاری کی تو اسکے واپس باہر نکلنے سے پہلے رحمہ کے مرنے کی خبر ملے گی۔

وہ آرام سے بیٹھا سب دیکھ رہا تھا۔ تین گواہان سے سوال جواب ہو چکے تھے پر رومان شاہ نے کوئی بھی سوال کرنے سسے منع کر دیا تھا۔

وہ یہی کرتا تھا۔ وہ کسی کے ثبوتوں کو جھوٹا ثابت کرنے میں وقت زائع نہیں کرتا تھا بلکہ اپنے ثبوت اتنے مضبوط رکھتا تھا کے سامنے والے کہ ثبوت خود کی جھوٹے ثابت ہو جاتے تھے۔

"میرا نام اقبال خان ہے۔ ہم سموسے اور پکوڑوں کا ٹھیلا لگاتا ہے۔۔

اس دن بھی ہم کام پر تھا جب گاڑی میں سے کچھ لوگ اترے ایک دو لوگوں سے موبائل اور پیسے چھینے۔ دوپہر کا وقت تھا ایک دو لوگ تھے اسلیے ہنگامہ نہیں بنا۔

ان لوگوں نے اپنے موبائل پیسے سب دے دے دیے پر جب اس سے چھیننے لگے تو اسنے منع کر دیا اور دھکہ دیا تو وہ لوگ مار کے نکل گئے"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

اقبال خان نے بہت اچھے سے کور کیا تھا معلوم ہوتا تھا کہ اچھی تیاری سے آیا ہے۔

اس کے بعد دو گواہ اور آئے جس میں سے ایک ایس پی ہی تھا۔اور دوسرا کوئی اور۔

"یوآنر میری ایک گزارش ہے جب تک میں بات مکمل نہ کروں کوئی بیچ میں نہ بولے"

مقابل کھڑا وکیل پہلو بدل کر رہ گیا۔

جج کی اجازت کے بع اسنے بطور ثبوت کچھ کاغذات جج کے سامنے کیے جو اسنے رحمان جتوئی کے ساتھ شامل لوگوں کے گھر سے چرائے تھے۔

وہاں موجود سب لوگ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

کاغذات دیکھنے کے بات جج نے ایک نظر دوسرے وکیل پر ڈالی اور پھر رومان شاہ کی آواز پر اسکی جانب متوجہ ہوا۔

"اب میں بلانا چاہونگا اپنی گواہ عزا جتوئی کو۔"

رومان شاہ کے ادا کیے الفاظ رحمان اور رجب جتوئی پر بم کی طرح گرے۔

"سوری عزا ایان کو"

اسنے اپنی غلطی درست کی اب کے رحمان جتوئی کو ایک اور جھٹکا لگا جب کے یہ بات رجب جتوئی کو معلوم تھی۔

"ہاں تو عزا ایان آپ بتائیں سچ کیا ہے۔؟"

"میں عزا ایان ہوں۔رحمان جتوئی کی بیٹی۔اور رجب جتوئی میرا بھائی ہے۔

ایان ساجد میرا یونی فیلو تھا۔

ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے اسلیے چھپ کر شادی کر لی تھی۔

کیونکہ مجھے۔۔مجھے ڈر تھا کہ میرے پاپا نہیں مانینگے اسٹیٹس کیوجہ سے اور یہ میری سب۔۔سب سے بڑی غلطی ثابت ہوئی۔

بولتے ہوئے وہ رو دی ایک ایک کو سانپ سونگھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اور پھر جب یہ بات میرے بھائی کو معلوم ہوئی تو یہ جانتے بوجھتے کہ وہ میرا شوہر ہے بہت بے رحمی سے رجب جتوئی نے اسے مار دیا۔"

وہ نفرت سے بلند آواز میں بولی۔

رجب جتوئی نے شدت سے خواہش کی کے کاش اسکے شوہر کے ساتھ وہ اسے بھی مار دیتا۔

"آپ کچھ پوچھنا چاہینگے؟"

رومان شاہ نے پیچھے مڑ کر مقابل وکیل کو دیکھا۔اسکے نفی میں سر ہلانے پر اسنے عزا کو واپس بھیج دیا

"اگر یہ ثبوت کافی نہیں تو میں ایک ثبوت دکھانا چاہونگا جس کے بعد کسی اور ثبوت کی ضرورت نہیں ہو گی۔"

کہتے ساتھ اسنے اپنی فائل میں سے ایک یو ایس بی نکالی اور پھر پانچ منٹ بعد سب کے سامنے ایک ویڈیو چلائی گئی۔

"تو بھی کیا چوری کے کیس میں لایا گیا ہے؟"

اسد نے جینز سے چھالیہ نکال کر منہ میں ڈالی۔اور رجب جتوئی کو دیکھتے دوستانہ انداز میں پوچھا۔

یہ وہی دن تھا جب اسنے ڈی ایس پی محمود کے گھر چوری کی تھی اور بلو کی وجہ سے پکڑے گئے تھے۔

یہ سب پلان کے تحت ہوا تھا۔

ہر کیس میں رجب جتوئی کے خلاف ثبوت مٹانے والا ایس پی آفریدی تھا۔

اور انکا یہی پلان تھا کہ وہ ان کے گھر چوری پر پکڑا جائے گا اور پھر ڈی ایس پی اسے وہ جیل میں ڈالے گا جہاں رجب جتوئی کو رکھا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

لیکن اس پلان میں بلو نے کام بگاڑا تھا۔

اسلیے اسنے بلو کو سزا بھی دی تھی۔

"میں رجب جتوئی ہوں۔ رحمان جتوئی کو بیٹا۔"

اکڑ سے کہتے اسنے نظریں پھیریں۔

وڈیو میں اسکی شکل واضح تھی۔

"اچھا پھر چوری کیوں کی؟"

معصوم بنتے سوال کیا جو وہ بلکل نہیں تھا۔

"چوری نہیں مرڈر کیا ہے۔۔"

www.novelsclubb.com

ابھی بھی اکڑ کر کہا جیسے مرڈر نہیں جہاد پر فتح ہو کر آیا ہو۔

"ککک۔۔ کک۔۔ کیا۔۔۔ ممم۔ مرڈر"

ڈر کے کہتے وہ بھرپور ڈرنے کی اداکاری کر رہا تھا۔

"ہاں مر ڈراور ایک نہیں چار چار کر چکا ہوں۔"

اپنے آپکو چوڑا ثابت کرتے وہ اسد کی شرٹ پر بٹن نما کیمرہ دیکھ ہی نہ سکا۔

"پکڑے نہیں گئے۔؟"

ایک اور سوال۔

"یہ جو ایس پی اندر بیٹھا ہے نہ ؟ میرے باپ کے ٹکڑوں پر پلتا ہے۔ تھوڑی سی ہڈی دینے پر سب ثبوت غائب"

اب کے اسد چپ رہا

"مارتے ہوئے ڈر نہیں لگتا اور کسی بے قصور کو کیسے مار دیتے ہو۔۔؟"

www.novelsclubb.com

ڈر اب بھی چہرے پر سجا تھا۔

"ہر بے قصور کو نہیں مارتا۔۔۔

اور پھر ایان ساجد نے تو سنگین جرم کیا تھا۔میری بہن سے محبت کر کے اور شادی کر کے۔

اگر خالی محبت کرتا تو سزائے موت نہ ملتی ٹائم پاس کر کے چھوڑ دیتا۔پر محبت نبھانی تھی تو کسی اور سے نبھاتا۔۔عزا جتوئی سے محبت کرنے والے شخص کو جینے کا حق نہیں"

نفرت سے کہتے وہ ہنسا۔

وہاں بیٹھے سب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اور رجب جتوئی کو یقین ہو گیا اب اسکی موت پکی ہے۔

عزا روہی تھی اب تو ثبوت بھی مل گئے تھے کہ ایان اسکی وجہ سے مرا ہے اگر وہ اس سے شادی نہ کرتا تو آج زندہ ہوتا

اور پھر اور بھی کچھ چلتا رہا اس ویڈیو میں اور رجب جتوئی کو اب بھی کسی کا افسوس نہیں تھا سوائے اسکے کہ اسے ہر کسی کے سامنے اپنی اکڑ اور ڈر بڑھانے کا اتنا بھاری انجام ملا۔

اسد پہلا نہیں تھا بہت سے لوگوں کے سامنے وہ اپنا آپ ظاہر کر دیتا تھا پر کسی کی ہمت نہیں تھی کہ وہ اسکی شخصیت کسی کے سامنے ظاہر کرے سوائے رومان شاہ کے۔

وہاں کھڑے ایس پی آفریدی کے بھی پسینے چھوٹے تھے

****

رجب جتوئی کو تین دن بعد سزائے موت کی سزا سنائی گئی تھی۔اور رحمان جتوئی کو بیٹے کے جرم چھپانے کے بدلے 7 سال کی سزا سنائی گئی تھی۔

ایس پی آفریدی کو وردی کا غلط استعمال کرنے کے جرم میں

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پولیس کی نوکری سے برخاست کر دیا اور دو سال کی جیل اور پچاس لاکھ جرمانہ لگا۔

اور باقی وہ گواہان جنہوں نے پیسوں کے لیے یا ڈر کر غلط گواہی دے کر گمراہ کیا تھا

انکوں ایک ایک لاکھ جرمانے کی سزا سنائی گئی تھی۔

"تم نے غلط کیا عزا ایان تمہیں کیا لگتا ہے مجھے پھانسی ہو جائے گی تو تم غلط ہو۔ میں

جیل سے کل ہی نکل جاؤنگا لیکن اسکے بعد تمہیں زندہ نہیں چھوڑونگا۔"

غصے سے پھنکارتے وہ عزا کی طرف بڑھا تھا جب پولیس والوں نے اسے پکڑ لیا۔

"تمہاری رسی اب اللہ نے کھینچی ہے رجب جتوئی۔ تم چاہ کر بھی آزاد نہیں

ہو سکتے۔

اور آپ مجھے افسوس ہے کہ میں آپکی لاڈلی بیٹی ہوں"

آخر میں رحمان جتوئی کو کہتے وہ وہاں سے روتے ہوئے چلی گئی

www.novelsclubb.com

رحمان جتوئی کچھ نہ بول سکا۔آج اسے اپنی زندگی بے مقصد لگی۔۔اسے احساس ہوا اس نے اب تک کی زندگی میں کچھ نہیں پایا اور جو ملا تھا وہ بھی گیا۔بیٹا,بیٹی,بیوی, عزت,شہرت اور دولت سب گئی۔

"افسوس رحمان جتوئی تمہیں تو رحمہ کو مروانے کا بھی وقت نہیں ملا اور اگر ملتا تم تب بھی کچھ نہیں کر سکتے تھے۔

رومان شاہ نے آج تک کوئی کمزوری نہیں رکھی اور اگر اب سب سمجھتے ہیں کہ رحمہ میری کمزوری ہے تو رومان شاہ اپنی کمزوریوں کو سنبھالنا جانتا ہے۔جس آدمی سے تم نے اسے اٹھوایا وہ میرا ہی آدمی تھا۔اور اس وقت وہ میرے گھر میں ہی ہے۔۔"

مسکراتے ہوئے وہ رحمان جتوئی کو اسکی اوقات یاد دلا رہا تھا۔

لیکن اب رحمان جتوئی تو ویسے ہی سب کچھ ہار گیا تھا۔

رومان شاہ کے پیچھے ہونے کے بعد پولیس والے تینوں کو لے گئے۔

www.novelsclubb.com

رومان شاہ کی نظر سامنے کھڑے وکیل پر گئی۔

جب وکیل کی نظر بھی رومان شاہ سے ملی تو وہ نظریں چرانے لگا لیکن اس سے پہلے ہی رومان شاہ اس تک پہنچ چکا تھا.

"جب حق کے لیے لڑنے کھڑے ہو گے تو مدد اللہ کی طرف سے آئے گی پھر رومان شاہ تو کیا کوئی بھی وکیل ہو نہیں جیت سکے گا بس لڑائی حق اور انصاف اور محنت اور لگن کی ہونی چاہیے۔"

اسکو شرمندہ کر کے وہ وہاں سے نکلتا چلا گیا۔۔

****

"مجھے یہاں سے ججج۔۔ جانے دو۔۔ میں ڈی ایس پی کی بیٹی ہوں تم۔۔ تم لوگ سوچ بھی نہیں سکتے کک۔۔ کتنا برا ہو گا۔"

وہ باہر جانے کی کئی بار کوشش کر چکی تھی پر ایک نوکرانی مستقل اسکی نگرانی کر رہی تھی۔

"میم سر کا فون آیا ہے وہ آنے والے ہیں پھر آپ ان سے بات کر لیجے گا ابھی پلیز بیٹھ جائیں"

نوکرانی بھی اب عاجز ہو چکی تھی۔ شروع میں تو رحمہ ڈری تھی لیکن جب اسے یقین ہو گیا کہ وہ لوگ اسے نقصان نہیں پہنچائیں گے جب سے ضد پر اڑی تھی۔۔

ابھی وہ مزید کچھ بولتی جب لونگ ایریا کا انٹرنس ڈور کھلا۔

اسنے پیچھے مڑ کر دیکھا اور پھر دیکھتی کی دیکھتی رہ گئی۔۔

www.novelsclubb.com

رومان کے اشارے سے نوکرانی وہاں سے چلی گئی۔

"تم ؟؟ اچھا ہوا اسد تم آ گئے یہ لوگ پتا نہیں کیوں مجھے کل رات سے اٹھا لائے ہیں "

اسنے جلد بازی میں اسد کے ہلیے پر تک غور نہیں کیا۔

اسد اسے ویسے ہی خاموش دیکھے گیا۔

"کیا ہوا۔۔ایک منٹ تم۔۔تم یہاں کیسے ؟

کہنے کے ساتھ اسنے اسد کو اوپر سے نیچے تک دیکھا۔

اور تم یہ۔۔۔!"

اسے سمجھ نہیں آیا وہ کیا بولے۔۔

"رومان شاہ"

ایک انگلی سے اپنی طرف اشارہ کرتے وہ صرف اتنا بولا اور رحمہ کے بچی کچی عقل بھی گم ہو گئی۔۔

www.novelsclubb.com

"مطلب ؟"

اسنے الجھ کر پوچھا۔

"اسد رومان شاہ۔ وکیل اینڈ آنر آف رویل شاہ انڈسٹریز۔۔"

اب کے رحمہ کا منہ بند ہوا۔

اسد اب بھی سنجیدگی سے کھڑا تھا۔

"مم۔ مجھے۔ مجھے گھر جانا ہے۔ میرے گھر والے پریشان ہونگے۔"

بول کے وہ سائیڈ سے نکلنے لگی کیونکہ وہ جتنی بے عزتی اسد کی کر چکی تھی اب سامنے کھڑا ہونا محال تھا۔

اس سے پہلے وہ دروازے سے نکلتی وہ اسکو بازو سے پکڑ چکا تھا۔

اسد نے بازو سے پکڑ کر اسے اپنے سامنے کیا۔

www.novelsclubb.com

"انکو پتا ہے تم میرے پاس ہو۔

کمرے میں جاؤ فریش ہو کر چھوڑ آؤنگا۔"

سنجیدگی سے کہتے اسنے رحمہ کا ہاتھ چھوڑا اور اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

نام اور پہچان کے ساتھ اسکا انداز اور رویہ بھی بدلا بدلا تھا۔

وہ بہت سنجیدہ اور کم گو لگا رحمہ کو۔

پر پھر اسے یاد آیا جتنی بے عزتی وہ انجانے میں اسکی کر چکی تھی اسکے لحاظ سے تو ابھی کچھ ہوا ہی نہیں۔اور بنا کسی بحث کے واپس اپنے کمرے میں چلی گئ۔

****

"پولیس کی وین میں بلو اور ہانی پریشانی سے بیٹھے تھے آج تو موقع واردات کے بغیر گھر سے ہی اٹھوالیا تھا۔

دو تین بار سامنے بیٹھے پولیس والے سے پوچھا کے کہاں لے کر جا رہے ہیں لیکن پھر انکی گھوری ملنے پر خاموش ہونا پڑا۔

"ہانی مجھے تو ایسا لگ رہا ہے یار کہ کہیں یہ لوگ ہمارا انکاؤنٹر نہ کر دیں"

www.novelsclubb.com

بلو نے اپناڈر ہانی سے شیئر کیا جس پر ہانی نے غصے سے اسے گھورا۔مانا چوری جرم تھی پر اتنا بڑا جرم بھی نہیں تھا کہ انکاؤنٹر کر دیا جائے پر اب پریشانی اسے بھی ہو رہی تھی کہ آخر اسے لے کر کہاں جا رہے ہیں۔

اور پھر یہ پریشانی کا سفر تمام ہوا جب گاڑی ایک حسین محل نما گھر کے آگے رکی۔

اندر لان پر نظر پڑی تو اسد ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا تھا۔انجانے طور پر بلو اور ہانی کے دل میں سکون اترا تھا۔

پولیس والے نے ان دونوں کو گاڑی سے اتارا اور اسد کی طرف جانے کا اشارہ کیا۔

وہ لوگ خاموشی سے اسد کے پاس جلدی جلدی گئے۔

"بھیا جی یہ لوگ آپ کو بھی یہاں لے آئے۔ہمیں بھی گھر سے اٹھا لائے ہیں بلو نان اسٹاپ بولتا کرسی پر بیٹھ گیا جب کہ ہانی وہیں کھڑا اسد کا حلیہ ملاحظہ کر رہا تھا۔

"یہ گھر کس کا ہے کچھ پتا چلا؟؟؟ مجھے کسی سیاستدان کا لگ رہا ہے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

بلو پر سوچ نظروں سے گھر کو دیکھنے لگا۔

ہانی نے اسد کو غور سے دیکھتے پیچھے مڑ کر دیکھا تو پولیس والے جا چکے تھے۔

"تم کون ہو؟"

ہانی جو کب سے خاموش کھڑا تھا پر سوچ نظروں سے اسد کو دیکھتے پوچھا بلو نے
چونک کر اسے دیکھا جیسے اسکی عقل پر شبہ ہو۔

"رومان شاہ۔۔۔اسد رومان شاہ"

اب کے بلو نے نظریں پھیرتے حیرت سے اسد کو دیکھا وہ جاہل ضرور تھا پر اس نام
سے واقف تھا۔۔

www.novelsclubb.com

نام سنتے تو ہانی کو بھی ٹھنڈے پسینے آئے وہ تو چوریاں کرتے آئے تھے اسکے سامنے۔

"کیا ہوا؟"

بلو کو فوراً کرسی سے کھڑے ہوتے دیکھ اسنے پوچھا وہ چونکا نہیں اسے علم تھا کہ انکا یہی ری ایکشن ہوگا۔

"بیٹھو"

ہانی اور بلو دونوں کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"سر دیکھیں وہ۔۔۔!"

ہانی نے بولنا چاہا جب اسد نے بیچ میں ہی اسکی بات کاٹ دی

"تم دونوں کیا تھے اور کیا کرتے ہیں یہ کسی کو نہیں بتاؤنگا۔

لیکن اسکے لیے میری کچھ شرائط ہیں اگر مان لو تو"

www.novelsclubb.com

پروفیشنل انداز میں بولتے وہ کرسی سے پشت ٹکا کر بیٹھ گیا۔

"جی سر۔۔ کیسی شرائط"

ہانی نے بہت مہذب انداز میں پوچھا۔

"پہلی شرط یہ سر نہیں بولو۔ جیسے پہلے بلاتے تھے ویسے ہی اسد بولو اور بلو تم بھیا جی ہی بولو"

وہ اب بھی پر سکون سا بیٹھا ٹھہر ٹھہر کے بول رہا تھا۔

جب کے ہانی اور بلو کے تاثرات بدلے تھے۔

"دوسری شرط کے تم دونوں کو میرے پاس نوکری کرنی ہو گی۔

اور تیسری اور آخری شرط کے تم دونوں کو یہیں رہنا ہو گا۔۔

بلو اور ہانی دونوں کے تاثرات خوشی میں بدلے تھے اتنا خوبصورت محل نما گھر دیکھ کر فورن اس میں رہنے کی خواہش ہوئی تھی پر اسد کی اگلی بات سنتے بلو کی ساری خوشی مٹی میں ملی تھی

www.novelsclubb.com

"اور بلو تم کل ہی اپنی بیوی کو لے آنا این ایکس سی خالی کروادی ہے تمہارے لیے۔۔

بس یہ بیوی لفظ نا ہوتا ساتھ تو زندگی حسین ہو جاتی۔

"اور ہانی تمہارا روم میں نے گھر کے اندر سیٹ کروا دیا ہے۔"

"لیکن ہم کام کیا کرینگے ہمیں کچھ نہیں آتا۔"

بلو نے منہ بنا کے بولا۔۔

پہلے بیوی کا غم کم تھا اور اب کام بھی۔

"یہ لان دیکھ رہے ہو تمہارا بس اتنا کام ہے کہ جیسے یہ ابھی ہرا بھرا دکھ رہا ہے یہ ویسا ہی رہنا چاہیے۔ میرا مالی اب بوڑھا ہو گیا ہے لیکن وہ تمہیں کام سکھا دے گا۔"

ہانی نے اسد کو سوالیہ نظروں سے دیکھا جیسے پوچھنا چاہ رہا ہو کہ اسکے لیے کیا کام ہے۔

"ہانی تمہارے لیے میرے پی اے کی جاب ہے اور کل سے تمہاری ٹریننگ اسٹارٹ ہے۔۔اور تمہاری پے اتنی ہو گی کے تم ایک سال میں یتیم خانہ کھول لو گے۔"

www.novelsclubb.com

اسد کے مسکرا کے کہنے پر ہانی مسکرا دیا۔زندگی یوں بھی موقع دیتی ہے؟اچانک سے ہی پلٹ جائے۔

****

شام کا وقت تھا موسم بھی خراب تھا۔

آسمان سیاہ بادلوں سے بھر ابر سنے کا اشارہ دے رہا تھا۔

وہ اپنے کمرے کی کھڑکی پر کھڑا آسمان کو دیکھ رہا تھا۔

وقت کے ساتھ سب کچھ کتنا بدل جاتا ہے۔

اسکا ہاتھ اپنے سر پر بندھی پٹی پر گیا۔ہانی بے ساختہ مسکرایا پہلا تجربہ تھا اسکا لڑکی چھیڑنے کا اور وہ اس تجربے میں بہت بری طرح ناکام ہوا تھا۔

اس معصوم سی ڈرپوک لڑکی نے اسکا سر پھاڑ دیا تھا تو اگر نور جیسی کوئی ہوتی تو بلال سے بھی برا حال کرتی۔۔

www.novelsclubb.com

خود ہی مسکراتے وہ واپس پلٹنے لگا جب نظر لان میں ٹہلتی اس لڑکی پر پڑی۔

براؤن گھنگریالے بال کمر پر بکھرے تھے۔

وہ ہلکے گلابی رنگ کے ٹخنوں سے تھوڑا اوپر آتے فراک میں اپنے وجود پر فراک کے ہمرنگ ہی ڈوپٹہ لپیٹے آہستہ آہستہ ننگے پاؤں گھاس پر چل رہی تھی۔

اسکا چہرا صاف شفاف تھا وہ دور سے چمکتی معلوم ہو رہی تھی جیسے چاند ہوتا ہے۔۔یا پھر صرف یہ ہانی کو لگا۔

اتنی دور سے وہ اسکے چہرے کو نہیں دیکھ سکتا تھا پر پھر بھی اس پر چھائی اداسی, مایوسی

,

تکلیف دکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اسے پہچان گیا تھا۔وہ کوئی اور نہیں وہ عزہ ایان ہی تھی۔

رحمان جتوئی کی بیٹی۔۔

اور یہ جاننے کے بعد وہ اسکی تکلیف کی وجہ بھی جان چکا تھا۔

نجانے کیوں اسکا عزہ سے کوئی رشتہ نہیں تھا پر پھر بھی اسکے چہرے پر یہ تکلیف اسے چبھی تھی۔

دل کیا تھا اسکے چہرے سے اداسی چھین کر اس پر مسکراہٹ بکھیر دے۔

اور اسی دوران وہ ایک فیصلہ بھی کر چکا تھا۔

بس اب اس پر عمل کیسے کرنا ہے یہ سوچنا تھا۔

رجب جتوئی کو پھانسی ہو چکی تھی اور رحمان جتوئی جیل میں تھا پراپرٹی گورنمینٹ ضبط کر چکی تھی عزا اور اسکی ماں کو رومان اپنے گھر لے آیا تھا اور اب وہ اسی کے گھر میں رہ رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

رومان شاہ کی ساری رشتوں کی محرومیاں جیسے اس کیس سے ختم ہو چکی تھی۔ باپ کی صورت میں ساجد ماں کی صورت میں عزا کی ماں, بہن کی صورت میں عزا, اور

دو مخلص دوست بلو اور ہانی بس ایک رشتہ باقی تھا اسکی نظر میں اور وہ بیوی کا تھا جسکی جگہ وہ بہت جلد پوری کرنے والا تھا۔

****

شادی کا فنکشن گھر میں ہی رکھا گیا تھا اور صرف ضروری لوگوں کو بلایا گیا تھا۔

لان میں اسٹیج پر دو صوفے لگے تھے ایک صوفے پر دلہن بنی رحمہ اور اسکے برابر اسد رومان شاہ بیٹھا تھا اور دوسرے صوفے پر ریحان اور اسکے پہلو میں دلہن بنی عزا بیٹھی تھی۔

رومان نے جتنے مان سے عزا کے سامنے ریحان کا رشتہ رکھا تھا وہ انکار نہیں کر سکی۔

اسنے خالی بہن بولا نہیں تھا بلکہ ایک اچھا بھائی بن کے دکھایا تھا۔ اور اب وہ اسکا مان نہیں توڑ سکتی تھی بے شک وہ اب بھی ایان سے محبت کرتی تھی پر یہ بھی حقیقت تھی وہ اب کبھی واپس نہیں آسکتا تھا۔

دونوں دلہے بار بار اپنی دلہن کو دیکھ رہے تھے۔عزا تو کنفیوز ہوتے نظر ہی نہیں اٹھا پارہی تھی جبکہ رحمہ شرمندگی سے۔وہ اب بھی اپنے رویے پر شرمندہ تھی جو رومان کو کافی محضوظ کر رہا تھا۔۔۔

بلو ہاتھ میں کباب کی پلیٹ پکڑے ٹیبل پر بیٹھا تھا اور اسکے ساتھ ہی نور بھی۔

آج وہ بلیک کلر کے پلین فراک میں تھی جس میں اسکی گوری رنگت کھل رہی تھی۔

بلو اسے غور سے دیکھنے لگا۔

وہ بہت موٹی تھی پر شکل صورت میں بری نہیں۔اگر دبلی ہو جائے تو اچھی لگے گی۔

بلو اسکے بارے میں اچھا سوچ ہی رہا تھا جب بازار والی پٹائی یاد آئی اور فوراً سے نظریں پھیر گیا۔اب اگر یہاں دھلائی شروع ہو جاتی تو۔نہیں نہیں ایسی عورتوں کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا۔۔

www.novelsclubb.com

۔۔۔۔۔۔۔ختم شد۔۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM